

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

ستائیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 8 ستمبر 2020ء بروز منگل بھرطابن 19 محرم الحرام 1442 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	3
2	چیئرمینوں کا پیشہ۔	4
3	وقفہ سوالات۔	4
4	توجه دلاؤ نوٹسز۔	32
5	رخصت کی درخواستیں۔	36
6	تحریک التوانہب 1 منجانب ملک سندر خان ایڈو وکیٹ۔	36
7	سرکاری کارروائی براۓ قانون سازی۔	37
8	مشترکہ قرارداد نمبر 27 منجانب محترمہ بشری رند۔	38
9	مورخہ 12 ستمبر 2020ء کوینیٹ کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ہال اچیبک روپنگ ایشن قرار دینے کے حوالے سے تحریک۔	41

ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو
ڈپٹی اپیکر----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ
اپیشیل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہوائی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 8 ستمبر 2020ء بروز میگل بطابق 9 محرم الحرام 1442 ہجری، بوقت شام 5 بجکھ 25 پر زیر صدارت جناب میر عبدالقدوس بننجو، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱. إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلَيَّتْ عَلَيْهِمُ اِلٰهٌ رَّأَدْتُهُمْ إِيمَانًا
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكّلُونَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَّزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣﴾ أُولٰئِكَ
هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًا لَّهُمْ دَرَجٌثٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٤﴾

﴿پارہ نمبر ۹ سورہ الانفال آیات نمبر ۲ تا ۴﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - بے شک ایمان والے وہی ہیں کہ جب نام آئے اللہ کا تو ڈر جائیں اُن کے دل اور پڑھا جائے جب اُس کا کلام توزیادہ ہو جاتا ہے اُن کا ایمان اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو کہ قائم رکھتے ہیں نمازو اور ہم نے جو ان کو روزی دی ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہی ہیں سچے ایمان والے۔ اُن کے لیے درجے ہیں اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی عزت کی۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب اسپیکر۔ جزاک اللہ میں تو اعدوان ضباط کا رہ بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت روایہ اجلاس کیلئے درج ذیل ارکین اسمبلی کو پینٹ آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتا ہوں:-

- ۱۔ جناب قادر علی نائل صاحب۔
- ۲۔ سید احسان شاہ صاحب۔
- ۳۔ میر اختر حسین لانگو صاحب۔
- ۴۔ محترمہ شکلیلہ نوید قاضی صاحبہ۔

وقہ سوالات۔ جناب نصراللہ زیرے صاحب اپنا سوال نمبر 123 دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ سوال نمبر 123

سردار صالح بھوتانی۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 11 فروری 2019☆ 123 جناب نصراللہ خان زیرے:

کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ 24 فروری 2020 کو مورخ شدہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسافر کو چوں اور بسوں میں پڑول اور دیگر اشیاء لوڈ کرنے کی اجازت ہے۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب نئی میں ہے تو کیا حکومت ان مسافر کو چوں اور بسوں میں اور لوڈنگ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر ٹرانسپورٹ:

(الف) بھی نہیں۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ اس حوالے سے پہلے ہی کارروائی کر چکا ہے اور متعلقہ سیکرٹری آرٹی اے ٹیموں ڈپٹی کمشنز اور ٹرینیک پولیس و لیویز اہلکاران مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر کارروائیاں کرتی رہی ہے اور نہ صرف چالان و جرمانہ کیا گیا ہے بلکہ ایسی کمپنیوں پر گائے بگائے پابندیاں بھی لگاتی رہی ہیں۔ اسکے باوجود اگر دوبارہ کمپنیاں ایسی غلطی کی مرتكب ہوتی ہیں تو ان کے پڑس منسون رکنسل کر دیئے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے صوبائی ٹرانسپورٹ اتحادی بلوچستان نے متعلقہ کمشنز کی رپورٹ پر متعدد پرمنٹ منسون رکنسل کیے ہیں اور اخبارات میں بھی ہدایات جاری کیے ہیں جیسا کہ سورخہ 29-06-2017 میں پرمنٹ نمبر 352/PTA/2007 اور حال ہی میں ایکسٹینڈ کرنے والی کمپنیوں کی گاڑیوں کے تمام پرمنٹ معمل کر دیئے گئے ہیں۔ جس میں الحمد کوچ کمپنی اور الجہانزیب کوچ کمپنیوں کے تمام پرمنٹ مورثہ ہیکل آرڈننس 1965 کے

سکیشن 62 کے تحت معطل منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ آرڈر نمبر 1-MTG:/PTA/2019-2019-08-02 اور تمام اخباری اشتہارات بیشمول آرڈر نمبر 28-MTG/PTA/17/492/93 میں تفصیل صحیم ہے اسے میں لاحظہ فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر! یہ سوال شاید ڈیڑھ سال پرانا سوال ہے۔ میں منظر صاحب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں، ویسے یہ جو میں نے پوچھا ہے ایک بہت ہی عوامی مسئلہ تھا اور مسافر کوچوں میں اور buses میں پیٹروں اور ڈیزیل کا کاروبار ہوتا تھا۔ جو مسافر کوچ ہوتے تھے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ سردار کے حلقوں میں لسپیلہ چوک پر بہت بڑا حادثہ ہوا۔ اگر آپ کو یاد ہو۔ بہت سارے لوگ جام صاحب کے حلقوں میں اور کان مہترزی میں بہت بڑا واقعہ ہوا۔ اور وہاں بندے مرے رات کو بھی ان کا فون آیا تھا انہوں کو کوئی compensation کیا جائے۔ حکومت نے نہیں دیا جو کان مہترزی میں واقعہ ہوا۔ ان کا بس جل گیا وہ لوگ مر گئے ان کے خاندان کا ایک بندہ بچا ہوا ہے باقی سب کے بچے یتیم رہ گئے ہیں تو میں منظر صاحب سے request کروں گا کہ اس پر پابندی اگر آپ مزید سخت کریں وزیر داخلہ صاحب بھی تشریف فرمائے کہ کم از کم بسوں میں جو مسافر کوچ ہیں ان میں یہ کاروبار نہ ہوں۔ اور دوسرا وزیر داخلہ صاحب تشریف فرمائے اگر یہ جو کان مہترزی میں واقعہ ہوا ہے پورا خاندان بتاہ ہواں کے compensation کیلئے اگر آپ لوگ کچھ کریں۔

میرضیاء لاگو (وزیر حکومہ داخلہ و پیڈی ایم اے)۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! یہ عوامی نوعیت کا مسئلہ ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم نے تمام پر پابندی لگائی ہیں۔ اگر یہاں کچھ اس میں کمی ہے۔ ان کا جلد ایک مینگ بلا کرا سیمیں ہم اسکو مزید سخت کر دیں گے۔ اور جس طرح compensation کیس کا کام ہے۔ باقی cases منگوا کر اور ان کا بھی کیس منگوا کر پھر ہاؤس کو بتا دوں گا۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ جی شکر یہ۔ جی میڈم۔

محترمہ شکلیلہ نوید نور قاضی۔ جناب اسپیکر صاحب میں فی الحال ایک important issue کی طرف highlight میں ذرائع اس وجہ سے کرنا چاہو گی۔ ہمارے بی ایم سی کے اسٹوڈنٹس جناب اسپیکر! صاحب تقریباً تین چار مہینے سے مسلسل احتجاج پر ہیں۔ ان کی حالت غیر اتنی ہو گئی تھی کہ ان کو ICU تک admit کیا گیا۔ ہم بارہاں کے پاس گئے ہم اس سے پہلے بھی گئے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے صرف ان کو تسلیاں ملی ہے۔ اور کل بھی ہم گئے تھے ان کا delegation گیا انہوں نے دوبارہ اسٹوڈنٹس کے حوالے سے انہوں نے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا اور ابھی تک ہمارے اسٹوڈنٹس جو ہیں strike پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو وہاں کے ملازم میں تھے

یونیورسٹی کے ان کے کلیئے تو انہوں نے کہا کہ مسودہ قانون لے کے آئیں گے جس طرح آگے کل کابینہ میں ہم پیش کریں گے اسمبلی لے آئیں گے۔ یہ long process amendment ہے۔ جب تک اس میں ہو۔ لیکن فی الفور جو اسٹوڈنٹس بیٹھے ہیں ان میں بچیاں ہیں ہماری اور تین مہینے سے زیادہ اس سے پہلے اسمبلی کے باہر بیٹھی تھی اور پر لیں کلب کے باہر ابھی جو ہے ناں وزیر اعلیٰ کی بالکل گھر کے پاس یعنی ان کے walking distance پر ہے۔ وہاں وہ لوگ دن رات وہ بچیاں جو ہیں بیٹھی ہوئی ہے بچے ہیں تو kindly اس پر اگر ہمیں حکومت بتائے کہ انہوں نے ایکشن کیا لیا ہے صرف دلساً دیئے ہیں یا ان کے further کوئی ایکشن یا لاحق عمل بھی ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی سردار کھیت ان صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیت ان (وزیرِ حکومہ خوراک)۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! ایسا ہے کہ انہوں نے باضابط انہوں نے وہاں روڈ بلاک کیا ہوا ہے۔ ان کیسا تھکل زمرک خان والے گئے مذاکرات کیے۔ پھر ان کے delegation گیا۔ یہ ایم صاحب کے پاس تفصیلی بات ہوئی انہوں نے اپنی ہڑتاں یا جو بھی دھرننا تھا ختم کر دیا۔ اب تین بچیاں وہاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ بات یہ ہے کہ گورنمنٹ کا ایک ذمہ دار منستر گیا ہے اور چیف منٹر کیسا تھا ان کی بات ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سردار صاحب میرے خیال میں دوسال ہوا ہے ان کا ایشوز ابھی تک ۔۔۔۔۔

وزیرِ حکومہ خوراک۔ میں بتا دیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں جس پوائنٹ پر آ رہا ہوں کہ وہ ٹھیک ہے۔ ہڑتاں بھی ہوتی ہے دھرنے بھی ہوتے ہیں یہ پوری دنیا میں چلتا ہے لیکن اس وقت آپ جا کے شہر کی حالت دیکھے کہ ٹریک جام میں پوزیشن بنی ہوئی ہے۔ مطلب ہے کہ منٹوں کا سفر گھنٹوں میں ہو رہا ہے یہ لوگ تکلیف میں ہیں ضرور احتجاج کریں۔ ہم appreciate کریں گے کہ اپنے حقوق کیلئے ہر ایک کو جمہوریت ہے لیکن یہ کوئی proper طریقہ نہیں ہے۔ ایک سیکرٹریٹ اگر بند کر دیں اندرجاء میں آپ دیکھیں اس طرف آپ انسکمب روڈ سے لے کر گورنر ہاؤس کی طرف سے روڈ بلاک ہے اور ہاکی چوک کی طرف سے پوزیشن یہ ہے کہ آپ جا کے مطلب اتنا بڑا حال ہے۔ لوگ ہم سب کو گالیاں دے رہے ہیں۔ تو مہربانی کر کے جب ایک commitment ہوئی ہے۔۔۔۔ (مداخلت)۔ پچابات کرنے دیا کرو۔۔۔۔ (مداخلت)۔

جناب اسپیکر۔ پوری کرنے دیں پھر آپ کو دیدیں گے۔

وزیرِ حکومہ خوراک۔ میری بات پوری کرنے دیں پھر آپ ضرور بولیں ان کو جو شے دیں رہے ہیں ہمیں پتہ

ہے کہون ان کے کیسا تھج جا کے میٹنگیں کرتا ہے کون جا کے ان کو شدے رہا ہے کہ آپ لوگ یہ چیز کریں۔ صبر کریں آپ اپنی باری پر بات کریں آپ بات کر رہی تھی۔ میں نے آپ کو disturb کیا بالکل کریں آپ لیکن آپ لوگوں کو عام پبلک کو دیکھئے اب وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کہ منسٹر یا سی ایم جب بھی نکلتا ہے پروٹوکول میں نکل جاتا ہے عام پبلک کو تکلیف دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب ایک منٹ تقریباً یہ دوسال سے بھی ہورہا ہے اور مذاکرات میں بھی ہوئی ہیں منسٹر صاحبان بھی گئے لیکن ابھی تک اس کا رزلٹ اس طرح نہیں نکلا ہے لوگ اس لیے تروڑوں پر ایک منٹ۔ میرا ختر حسین لانگو۔ لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے اگر دوسال پہلے یہ مسئلہ حل ہو جاتا تو لوگوں کو تکلیف نہیں ہوتی اگر دوسال میں ایک issue آپ حل نہیں کرتے آپ اس table پر۔ دس دفعہ اسمبلی کے سامنے یہ لوگ گئے دس دفعہ ہم نے ان کو یقین دہانیاں کروائی دس دفعہ آپ کے منسٹر صاحبان آئے۔ دس دفعہ ان کے سی ایم کیسا تھے میٹنگ ہوئی ان کو یقین دہانیاں کروائی گئی written میں ان کے ساتھ معاملہ پڑے ہوئے ہیں۔ دوسال میں اگر آپ ان پر عملدرآمد کرتے جو لکھا ہوا معاملہ تھا آپ نے ان کے ساتھ کیے آج لوگوں کو تکلیف نہیں ہوتا لوگوں کو اگر تکلیف ہو رہی ہے وہ ان بچوں کی وجہ سے نہیں ہو رہی ہے۔ آپ کی طرف سے جو delay tactics ہو رہے ہیں اس کی وجہ سے لوگ تکلیف ہو رہی ہے آپ ان کا ذمہ داری لے لیں۔ آپ مان لیں کہ اگر دوسال میں آپ نے حل نہیں کیا۔

جناب اسپیکر۔ جی شکریہ اختر صاحب۔ جی میڈم ربانہ صاحب۔

ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری محلہ صحت)۔ محترم اسپیکر صاحب! you thank میں نے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ اگر relevant بندے سے معلومات لے لیں تو میرے خیال میں کہ اتنا قیاس کبھی بھی ناہوا سمبلی میں بھی اور باہر بھی۔ اس سلسلے میں up-date کہل ہماری صبح میں بلوچستان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کی سینیٹ کی میٹنگ ہے گورنر صاحب کے ساتھ۔ صبح ہماری میٹنگ تھی۔ میں بلوچستان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کے سینیٹ کی اس میں بحثیت ایک ممبر کے میں بھی شامل تھی اور ہم نے وہاں ان کے ساتھ یہ ساری discussion اور deliberation کی اور سب سے پہلے جو ہم نے ایجنسڈاپر پوانٹ لیا تھا وہ یہی تھا جو سٹوڈنٹس کو اور employees کو جتنے problems ہیں جو یا issues ہیں ماضی میں کیا ہوتا رہا کیسے ہوتا رہا اس سے ہمیں کوئی concern ہب نہیں ہے۔ میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ اب چیزیں کافی تبدیل ہو رہی ہے تو اس کا ثبوت ہے کہ ایک ایک کا جو ہم نے ایک دن میں میٹنگ کی deliberations کی تو

اس کے نتیجے میں یہ ہے کہ ہم decision لینے میں کامیاب ہوئے۔ ہم نے وائس چانسلر کے بھی یہ کافی چیزیں discuss کی اور بہت سارے issues کو solve کیا الحمد للہ main problem جو ایک تھا سٹوڈنٹس کا کہ کانج کو واپس اس کی حیثیت حال کی جائے تو وہ کل کی تاریخ میں ہو گیا اور اس کا نوٹیفیکیشن بھی issue کر دیا ڈیپارٹمنٹ نے۔۔۔

جناب اسپیکر۔ نہیں وہ میرے خیال میں ایک ڈاکٹر زکی ہوئی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ صحت۔ نہیں دونوں چیزیں ہوئی ہیں جی ملاز مین کا بھی problem حل ہو گیا ہے اور جو سٹوڈنٹس ہیں ان کا بھی ہم نے issue solve کیا ہے کل انہوں نے hunger-strike ختم کر دیا ہے لیکن ان کا عالمی sitting جاری ہے وہ کل ختم کریں گے انشاء اللہ۔

جناب اسپیکر۔ جب نوٹیفیکیشن ہوا پھر کیوں کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ صحت۔ نہیں وہ انہوں نے کہا ہے کہ جو amendment ان کے یونیورسٹی میں ہوئی ہے وہ کل انشاء اللہ present cabinet میں ہو گا جب وہ present ہو جائیگا اور اس کو endorse کر دے گی اس کے بعد وہ اپنا یہ sitting ختم کر دیں گے یہ انہوں نے ہمیں یقین دہانی دلائی۔

جناب اسپیکر۔ جی شکریہ، جی شاء بلوج صاحب۔

جناب شاء اللہ بلوج۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، شکریہ جناب اسپیکر! آپ نے بجا فرمایا کہ دوسال سے ہمارے بچے اور بچیاں اساتذہ ان سڑکوں پر آئے روز اس اسمبلی کے سامنے کوئی دوسرے تین مرتبہ آ کر ان کی تدبیل کی گئی۔ ان کو مارا پیٹا گیا پھر ان کو گاڑیوں میں ڈال کر قید خانوں میں بند کر دیا گیا۔ ہم گئے اس صورتحال کو دیکھ کے ہم نے کہا گوئیinitiatives نہیں لیتی۔ ہم جو ایک amendment bill لے آئے ہیلائے میڈیا کی وجہ پر اس سائز کے حوالے سے اس میں ایک تبدیلی کی۔ دوسال پہلے ہم نے یہ پیشگوئی کی کہ ان بچوں، بچیوں، اساتذہ اور اسٹاف میں جو ایک تشویش پائی جاتی ہے ایک سراسیمگی ہے، اس کو دور کرنے کے لیے حکومت یہ جو کچھ قوانین ہیں ان میں تراویم کریں۔ اگر آپ لوگ نہیں کریں گے یہ جو کیوں ابھی جو یہ بات ہو رہی ہے کہ جی تین بچیاں وہاں بیٹھی ہیں یا چار بچے وہاں ابھی تک بھوک ہڑتاں پر ہیں۔ بڑی بات یہ ہے ہم نے با رباریہ بات کی ہے بی بی! اور ہمارے دوسرے معزز صاحبان! governance جو ہے وہ امید کا نام ہوتا ہے لوگوں کے اعتماد کا نام ہوتا ہے لوگوں کا اعتماد اٹھ گیا ہے، آپ آج جتنے بھی بڑے فیصلے کریں سڑکوں سے

بچے اور بچیاں اس لیے نہیں اٹھتیں کہ انکو پتہ جناب اپنیکر کچھ تو انہیں ہم زبانی جمع خرچی پر توبات نہیں ہو سکتی
۔ یہ کل کے گورنر بلوچستان صاحب کے جو ہوا تھا وہاں سینڈ کیٹ کی میٹنگ اس میں ۔

2017.Provision of Section 53 of the Bolan Medical and Health Sciences

کو review کیا گیا۔ اس کے علاوہ جو ہے سول سرونس ایکٹ (4) 1970ء کو جس کے تحت ان ملازمین کو فیڈرل گورنمنٹ کو دیدیا تھا۔ کہہ دیا گیا ہے کہ یہ واپس ہونگے۔ لیکن اس میں بہت بڑی ابھی تک بجا ہتھیں ہیں۔ مثلاً یہ گورنر صاحب کے ڈپڑھ سنئے پر سند کیٹ کا جو مشتمل فیصلہ ہے اس کو بھی اگر جو legal experience جو جانتی ہیں۔ یہ زبانی جمع خرچ نہیں ٹریفک بند ہو گیا بچے رور ہے ہیں بڑا ہو گیا ہم ان کو شدے رہے ہیں/ its a very proper forum/ and legality بہاؤالدین ذکر یا یونیورسٹی کا ایک مسئلہ و اس چانسلر کا پنجاب کے گورنر نے نہیں مانا وزیر اعلیٰ کے سفارشات۔ یعنی وزیر اعلیٰ کے سفارشات پر اس چانسلر کی تعیناتی نہیں کی تو جناب والا! وہاں حکومت جو ہے وہ گورنر کے خلاف چل گئی کورٹ میں۔ پھر جو سپریم کورٹ نے تفصیلی جائزہ لیا اور سپریم کورٹ نے تفصیلی جائزے کے بعد کہا کہ اخمار ہوں ترمیم کے بعد اتنا بڑی محنت سے جب آئیں میں amendments ہوئی ہیں۔ آئیں کا آرٹیکل ہے 105 وہ میں آپ کو پڑھ کر سنا تا ہوں۔ دستور کے تابع گورنر مشورے وغیرہ پر عمل کریگا۔ اس کا title ہے۔ دستور کے تابع اپنے کارہائے منصی کے انجام دہی میں گورنر، کابینہ یا وزیر اعلیٰ کے مشورے پر اور اس مطابق عمل کریگا۔ اس کا مقصد یہ ہے ہم چار ہے تھے کہ پورے پاکستان میں یہ ابھی ہمارے پاس سارے details ہیں وقت کی کمی ہے کیونکہ یہ point of order پر آیا ہے میں سمجھا تھا یہ question hour کے بعد ہم اس کو لا ائمینگ۔ اچھے طریقے سے debate کریں ۔ ہم آپ کو راستہ بتائیں گے۔ ہم دو سال سے آپ کو راستہ بتاتے ہیں آپ راستے بند کرواتے ہیں یہ رستے بند ہوئے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کی ہٹ دھرمی، جاہلیت اور انکی غلط پالیسیوں کی وجہ سے یہ ان بچوں کی وجہ سے نہیں ہوئی ہے یہ رستے بند ہو گئے یہ بچے، بچیاں، اساتذہ مجبور ہیں کہ دو سال سے ہم آپ کے سامنے bill amendment یہاں پڑا ہوا ہے آپ اس پر ترمیم کے لیے لاتے نہیں ہیں ”کہ اپوزیشن نے لایا ہے“۔ دو سال سے۔ میری بات سنیں! دو سال سے آپ کو کہہ رہے ہیں۔ کہ جب آپ ایک یونیورسٹی بنائیں گے بولاں میڈیکل یونیورسٹی ایڈیٹ ہیلیٹھ سائنسز بنائیں گے جناب والا اس کو ایک کالج چاہے ہوتا ہے۔ یہ بڑی چیزیں ٹینکنیکل ایک دوسرے کے ساتھ integrated ہے۔ جب تک بولاں میڈیکل

ہیلیٹھ سائنسز کی ایک constituent college نہیں ہوگا تو یہ یونیورسٹی قائم نہیں ہوگا۔ ہم اپنے بچوں کو تو بتانے کے لیے ہم نے کہہ دیا" کہ جی ہم یہ سارے revoke کر رہے ہیں۔ ہم کالج کی حیثیت اب بحال کر رہے ہیں۔ ہم کالج کی حیثیت اب بحال کر رہے ہیں۔ تو پھر یونیورسٹی کیسے ختم ہو جاتی ہے۔ یہ دیکھیں اس فیصلے کے تحت یونیورسٹی کی حیثیت ختم ہو گئی۔ آپ نے کالج بحال کر دیا مثلاً یہ جلد بازی میں کیونکہ آپ نے اتنے چھ مہینے سے ایک سال سے آپ کو منتیں کر رہے تھے آپ نے صحیح راستہ نہیں اپنایا۔ مجبور ہو کر ٹرینیک کے رش، پہلک پریشر کے باعث آپ نے جو ہے ایک ایسا فیصلہ کیا کہ اب یونیورسٹی کی حیثیت ختم ہو گئی۔ اس کی ایک وجہ ہے کیونکہ آپ کو ایک constituent کالج چاہیے ہوگا۔ اب constituent کالج کو بھی میں ایک ہی ہمارے پاس بولان میڈیکل کالج ہے۔ آپ کے پاس constituent کالج ایک خضدار ہے۔ آپ کے پاس ایک تربت ہو سکتا ہے ایک لورالائی ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ کی دوسال کی پالیسی وہ ارب روپے کے آپ سرحدوں پر سڑکیں ڈالتے ہیں۔ جن سے ہمارے بچے، بچیوں کو پینے کا پانی، تعلیم، صحت کی سہولیت نہیں ملے گی اربوں روپے کے ایک ڈسٹرکٹ میں۔ لیکن آپ دو کالجز ایک لورالائی کالج اور ایک خضدار میڈیکل کالج دوسال سے جناب والا! ایک ایئٹ بھی وہاں نہیں رکھا گیا۔ یہ اس حکومت کی صریحاً تعلیم دشمنی اور صحت دشمنی کی ایک واضح مثال ہے۔ پہلے ہم پیار سے محبت سے ان کو کہتے تھے۔ پچھلے پی ایس ڈی پی میں لورالائی کے حوالے سے پیسے رکھے گئے جناب والا! لورالائی کالج نہیں بن رہا یہ میرے پاس تفصیل ہے شرم آتی ہے دوسرے صوبوں کے کالجز اور میڈیکل کالجز کی اور شاف کی یونیورسٹیوں کی تعداد کیکھ کر۔ صوبہ کے پی کے خیبر پختونخوا ہمارے ایک ضلع کے برابر کارچہ نہیں ہے۔ میں نے اُس دن عدالت میں یہی بات کی آج بائیس فیصد پاکستان کا زیرِ مبادلہ و خیبر پختونخوا کے لوگ دیتے ہیں اس لیے کہ وہاں اتنے میڈیکل کالجز اتنے ٹیکنیکل کالجز ہیں ان کے بچے لکھ پڑھ کر باہر کے مکلوں میں جاتے ہیں۔ ڈارکما کے اپنے گھروں کو بھیج رہے ہیں جناب اسپیکر۔ یہ شکر یہ میرے خیال میں ۔۔۔۔۔

جناب ثناء اللہ بلوچ۔ sir، دیکھیں اسپیکر صاحب! آپ کی ایک رو لنگ چاہیے ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں بات کرنے کے لیے تیار ہیں ہم نے ان کو راستے بتایا تھے جناب اسپیکر ایک رو لنگ یہ دیدیں کہ کم از کم دیکھیں! یہ constituent کالج جب تک نہیں ہو گا یہ مسئلہ لٹکا رہے ہے گا میں آپ کو بتاؤ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ ابھی میرے خیال میں cabinet میں جوابی دیکھیں میں اس پر بات کرتا ہوں آپ بات کریں کیونکہ question hour ختم ہو رہا ہے question hour ٹائمنگ۔۔۔۔۔

جناب شناع اللہ بلوچ۔ تو سر! میڈیکل کالج کے حوالے سے جتنی بھی ستی اس گورنمنٹ کی ہوئی ہے اس حکومت نے جو میڈیکل کالج کے حوالے سے جو پالیسی دو سال سے اپنائی ہے، وہ سوتیلی پالیسی انہوں نے اپنائی ہے یہ سوتیلی ماں جیسی سلوک ختم کریں اور اس کے لیے constituent کالج بنائیں جو بولان میڈیکل اینڈ سائنسز ہے اس کو proper یونیورسٹی کا درجہ دینے کے لئے جنگی بیادوں پر یہ آپ کو پانچ سے چھ مہینوں میں کرنا پڑے گا۔ other wise یا تو آپ یونیورسٹی سے ہاتھ دھوئیں گے کالج سے ہاتھ دھوئیں گے دو چیزیں جناب والا ایک آدمی دو گھوڑے بیک وقت نہیں دوڑا سکتا۔ تو یہ میرے خیال میں جو سب بڑی ان کی غلطی ہوئی ہے ان کو سمجھنیں آئی ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی شکریہ۔

پارلیمانی سیکریٹری مکملہ صحت۔ جناب اسپیکر! اس میں ایک وضاحت کروں constituent کالج کی بات ہو رہی ہے۔ تو یہ ڈرافٹ جو گورنر نے ٹوپیکشن جاری کیا ہے۔ میرے محترم بھائی نے بہت اچھی طرح پڑھا ہوگا اس میں سکینڈ لاسٹ پر جو اس کا last page ہے اس کے last para میں یہ دیکھ لیں third line پر لکھا ہوا ہے کہ:

The Balochitsan University of Medical and Health Sciences would make a constituent college.

جب تک کے لئے یہ جو ان کا میڈیکل کالج ہے اس کو یہ transition period کے لئے استعمال کیا جائیگا جب تک کہ وہ ایک یا ہے establish کر لیں، یہ جو ٹوپیکشن ہے اس میں بھی constituent کالج کی بات کی گئی ہے۔ اور انشاء اللہ جو یہ آپ کا amend obviously Act ہوگا جب ہم نئی یونیورسٹیز بناتے ہیں تو اس میں constituent کالج آئی جاتے ہیں۔ اس میں بھی یہ شامل ہے یہ وضاحت ہے جناب۔

جناب اسپیکر۔ جی شکریہ۔ جی بس وہ Question Hours چلا جائے گا نا۔ نہیں آپ لوگوں نے raise کھی ایسے ظالم پر کیا کہ کیا کہیں۔

جناب شناع اللہ بلوچ۔ sir میں اپنی بہن کی بات سے میں اس سے سو فیصد متفق ہوں۔ بالکل میں نے ایک ایک لفظ پڑھا آخری Para اسکا یہی ہے کہ constituent کالج قائم کی جائیگی۔ میں ابھی آپ کو مثال دیا کہ پانچ سال سے لوار الائی اور خendar کے جو already established colleges ہیں ان پر کام بند ہے یا constituent کالج آپ کیسے بنائیں گے؟۔ اس کے لیے کم از کم ہمیں کوئی گورنمنٹ work

بنا تک میں ہم ان بچیوں کو جا کے سمجھائیں گے This is my commitment یہ ہم سارے دوستوں plan کے اپوزیشن کی commitment ہے آپ ہمیں work plan دیں کہ آپ لورالی خضدار اور کوئی نہ میں نئے میڈیا کل کا لجز constituent کا لجع بنے گا۔ اس کے حوالے سے بجٹ اور پلان ہمیں دیدے ایک سال کے دیدے ہمیں۔ ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہمیں پتہ ہے یہاں بات کرنے بعد ہو گا نہیں یہ ہے جناب والا۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر! میری گزارش ہے پہلے تو آپ question hour کو handle کریں۔ جو باتیں دوتوں نے raise کیے ہیں Floor of the House پر۔ اس کے لیے ثناء صاحب جو باتیں کر رہے ہیں یا ڈاکٹر ربانہ جو باتیں کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی ہیں۔ ہر حکومت کے دوران اسمبلیوں ہم جب بھی آئے ہیں سرکاری حکومت کی پھر تیاں ہوتی ہیں۔ جلدی جلدی چیزوں کو solution، ease-of move کریں۔ میں Treasury Benches سے بالکل تعاون کروں گا۔ ایک Special Session Call کریں آپ ان چیزوں کے لیے۔ ایجاد اسی یہ ہو۔ جو غلطیاں ہیں۔ ان کو درست کیا جائے چاہے بولان میڈیا کل یونیورسٹی کے حوالے سے ہو۔ اور بھی ہیں۔ یہ ایک بل ایگر یا پھر کا جو آرہا ہے۔ ان کے حوالے سے بہت سی چیزیں ہیں۔ یہ ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ یہ پھر ہم سب تاریخ کا حصہ بن جائیں گے۔ ثناء بھی جا کے کتا میں لکھ رہا ہو گا ریاضت کے بعد۔ نصیب اللہ اپنی زمینداری کر رہا ہو گا۔ صالح بھوتانی Grand Children کے ساتھ کھیل رہا ہو گا میری طرح۔ یہ چیزیں سب ختم ہو جائیں گی۔ کچھ نیکی کا کام کر جائیں۔ ایک Special Session بلا ہیں ان چیزوں کو。 sitting گورنمنٹ کو ایک vision دیں ثناء اللہ صاحب! ایک vision دیں sitting government کو۔ اور ہم ٹریپری ٹریپری ٹنپنگ کے دلوں کا بھی اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ چیزوں کو absorb کریں accept کریں۔ بلوچستان کے مفاد کی بات آ جاتی ہے۔ صرف عارضی نہیں ہے کہ کیا ہماری سیاست پی ایس ڈی پی، پوسٹنگ ٹرانسفر اور SNE کے گرد گھومتی رہے گی بلوچستان کی سیاست اور کام نہیں ہے ہمارا۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ جی شکریہ۔ اگر گورنمنٹ نے اس چیز کا initiative لیا ہے، جلدی ہوتا کہ ہمارے جو بہن، بھائی ہیں۔ جو روڈوں پر ہیں۔ دوساروں سے یہ کم از کم اس کے اگر decision لے لیتے ہیں۔ کم از کم جلدی لے لیں۔ تاکہ اس طرح کا ماحول پیدا نہیں ہو۔ تاکہ وہ بھی تکلیف میں نہیں ہوں۔ اور ان کی وجہ سے باقی تکلیف میں نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر۔ جی نصراللہ زیرے صاحب! سوال نمبر 128۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ question no-128 جناب اسپیکر۔

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 11 فروری 2019

کیا وزیر آپاشی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

10 اکتوبر 2019 کو موخر شدہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں توئی و رباتوزئی ڈیم کے لیے رقم مختص کی گئی ہے

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ڈیم کے لیے کل کشیدہ رقم مختص کی گئی ہے اور مختص کردہ رقم میں سے اب تک کشیدہ رقم جاری کی گئی ہے۔ اور اگر جواب نہیں میں ہے تو مذکورہ ڈیم کے لیے رقم مختص نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے نیز مذکورہ ڈیم کے پروجیکٹ ڈائریکٹر کا نام اور مدت تکمیل کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر حکومہ آپاشی:

جی ہاں یہ درست ہے کہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں توئی و رباتوزئی ڈیم قلعہ سیف اللہ کے لیے رقم مختص کی گئی ہے۔ وفاقی حکومت کی جانب سے پی ایس ڈی پی میں 1000 ملین جبکہ صوبائی حکومت کی جانب سے پی ایس ڈی پی میں 3000 ملین مختص کی گئی ہے۔ امسال مذکورہ ڈیم کے لیے اب تک وفاقی حکومت کی جانب سے 200 ملین اور صوبائی حکومت کی جانب سے 30 ملین کی رقم جاری کی جا چکی ہے جو کہ اب تک پروجیکٹ کے اکاؤنٹ میں منتقل نہیں ہوئی۔ پروجیکٹ ڈائریکٹر کا نام بشیر الدین ترین۔

اگر پروجیکٹ کے لیے پی ایس ڈی پی میں مختص کردہ تمام رقم جاری کی جائے تو انشاء اللہ مذکورہ پروجیکٹ کا کام دسمبر 2019 تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر۔ جی منسٹر صاحب۔

حاجی محمد خان لہڑی (صوبائی وزیر پیغمبر)۔ منسٹر ایگلیشن نہیں ہیں۔ اس کی behalf پر میں جواب دینا

چاہتا ہوں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر! ایسا ہے کہ question ہے ایگلیشن سے متعلق اور منظر صاحب نوابزادہ صاحب تشریف نہیں لائے ہیں۔ میری گزارش ہو گئی اس question کو اگر آپ گیارہ تاریخ کے لیے رکھ دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب اسپیکر۔ نہیں اب تیاری کیا ہے محمد خان لہڑی صاحب نے۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ اس میں کافی چیزیں ہیں شاید آپ جواب دے نہیں پائیں اس لیے میرا خمنی جو ہے۔۔۔

صوبائی وزیر لیبر۔ آپ جو پوچھیں آپ مطمین ہے تو میں آپ کو جواب دینا چاہتا ہوں۔ مطمین نہیں تو پھر جواب آیا ہوا ہے اس کا جواب آیا ہوا ہے اگر آپ اس جواب سے مطمین نہیں ہیں۔ تو آپ Supplementary question کر دیں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ جواب سے مطمین نہیں ہیں؟۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر! ایسا ہے کہ میں منظر صاحب کی خاطر کہہ رہوں کہ اس کو defer کریں گیارہ کے لئے۔

جناب اسپیکر۔ جواب سے مطمین نہیں ہیں؟۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جی جواب کی بات ہی نہیں ہے میرا خمنی question وہ خمنی question شاید وہ ان کو پتہ نہیں ہے انہوں نے study نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ تیاری کر کچے ہیں تیاری کر کے آیا ہے تیاری کی ہے دوسال ہوا اس question کو مزید اس کو میرے خیال میں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جی کیا خیال ہے؟

صوبائی وزیر لیبر۔ آپ پوچھیں سوال تو میں اس کو اگر۔۔۔۔۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر! یہ ڈیم میں نے جو سوال کیا ہے قلعہ سیف اللہ میں ڈیم توئی ور بات تو زئی ڈیم۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے۔ میں پوچھا ہے کہ اس کے لیے کتنی رقم آپ لوگوں نے رکھی ہے؟۔ اور یہ پورا پروجیکٹ جناب اسپیکر چار ارب روپے کا تھا۔ چار ہزار ملین روپے کا۔ اور ابھی انہوں نے محض رکھے ہیں صوبائی حکومت نے تمیں ملین رکھے ہیں۔ اور وفاقی حکومت کی جانب سے ان کا کہنا ہے کہ دو ملین۔ اب چار

ہزار ملین میں اور وہ محض تین سو ملین بلکہ دو سو ملین کا قمر رکھنا یہ اونٹ کے منہ میں زیرے کے متراffد ہے یہ ایسا ہے جناب اسپیکر یہ خواخواہ اتنے بڑے پروجیکٹ کو واقعی اگر یہ ڈیم بن جائے تو پورا یہ قلعہ سیف اللہ کا یہ علاقہ یہ اریگیشن کے حوالے سے یہ ترقی کریگا۔
جناب اسپیکر۔ شکر یہ۔

صوبائی وزیر لیبر۔ جناب اسپیکر صاحب کیونکہ یہ جو پیسے سال کے آخر میں release کیے گئے تھے اس وقت وہی پر کام نہیں ہو رہا تھا جو وہ پیسے والپس surrender کیے ہیں ابھی تک پیسے دوبارہ release نہیں کیے گئے ہیں۔ جب دوبارہ release ہوں گے پیسے تو اس ڈیم پر دوبارہ کام شروع کیا جائے گا۔
جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر اس میں ابھی تک جو صوبائی حکومت کا حصہ ہیں 30 ملین کا۔ وہ بھی ابھی تک پروجیکٹ کے اکاؤنٹ پر نہیں پہنچا ہے آپ کے 30 ملین کا وہ بھی ابھی تک نہیں پہنچا ہے 30 ملین وہ اس سال دیدیں۔

صوبائی وزیر لیبر۔ کیونکہ میں نے زیرے بھائی۔
جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب مائیک آپ کا ٹھیک نہیں ہے میں تو نہیں سن رہا ہوں۔
صوبائی وزیر لیبر۔ پچھلے سال جو آخر میں یہ پیسے 230 ملین جو release کیے گئے تھے جوں کا۔ میرے خیال میں آخری تھا اس وقت PD صاحب نے کہا کہ ہم خرچ نہیں کر سکتے ہیں تو انہوں نے surrender کر دیئے۔ ابھی انشاء اللہ تعالیٰ دوبارہ جیسے اس کے اکاؤنٹ میں یہ پیسے آجائیں گے دوبارہ اس ڈیم پر کام شروع کیا جائے گا۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ مطلب میں یقین دہانی چار ہوں منظر صاحب سے ڈیپارٹمنٹ سے کہ یہ ڈیم کے لیے جو بہت اہم پروجیکٹ ہے، اس کے لیے آپ فوری طور پر اس پر۔ یا آپ یقین دہانی کرائیں فور پر۔
صوبائی وزیر لیبر۔ انشاء اللہ میں یقین دہانی کرتا ہوں آپ کو اس behalf of minister irrigation کو بھی میں کہوں گا جتنے جلدی ہو سکیں وہ release کر دیں گے انشاء اللہ۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ کچھ بھی نہیں ہو گا۔
جناب اسپیکر۔ منظر نہیں ہے سیکرٹری آیا ہے نہیں آیا ہے؟۔
صوبائی وزیر لیبر۔ آیا ہے سر۔
جناب اسپیکر۔ اچھا سیکرٹری صاحب آیا ہے۔ جی نصراللہ زیرے صاحب اپنا سوال نمبر 129

دریافت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ question No129 جناب اسپیکر thank you

صوبائی وزیر لیبر۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ

11 فروری 2019

جناب نصراللہ خان زیرے:

کیا وزیر آپا شی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے وفاقی بجٹ برائے 19.10.2018 میں بلوچستان میں ڈیمز کے تعمیر کی منظوری دی جا چکی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان ڈیمز کے نام اور منظور کردہ رقم کی ضلع و تفصیل دی جائے۔

وزیر محکمہ آپا شی:

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

وفاقی حکومت کی جانب سے بجٹ 19.10.2018 میں بلوچستان کے ذیل ڈیمز کے لیے رقم مختص کی گئی ہے:-

مختص کردہ رقم 19.10.2018 (ملین)	سکیم کا نام	سیرل نمبر
100	اباتو، دسیرا اور سنسنڈیلا ڈیم چمن۔	1
35	دو ڈیم ضلع گوادر۔	2
296.595	100 ڈیلے ایکشن ڈیم بلوچستان پنج ٹو (26 ڈیم)	3
200	100 ڈیلے ایکشن ڈیم بلوچستان پنج تھری (20 ڈیم)۔	4
200	سماں ڈیمز تھصیل دو بندی، گلستان، قلعہ عبداللہ اور چن ایریا ضلع قلعہ عبداللہ۔	5
100	200 اسماں چک ڈیم گراڈ و ائر ریچارج آف کوئٹہ۔	6
800	بسول ڈیم تھصیل اور ماڑہ ضلع گوادر۔	7
35	بھندا رواستور تھی ڈیم انجیرہ زہری ضلع خضدار۔	8

مباختات (8 تبر 2020ء)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

17

20	بوجھ ماس اسٹورن ڈیم تھصیل وڈھ ضلع خضدار۔	9
70	گرہ اسٹورن ڈیم تھصیل وڈھ ضلع خضدار۔	10
40	خرزینہ ڈیم موسیٰ خیل۔	11
100	مارہنگی ڈیم ضلع لورالائی۔	12
50	ڈیم انگرگ ایریا کوئٹہ۔	13
35	سمال اسٹورن ڈیم یوسف پکھ ملازی ضلع پشین۔	14
44	تُک اسٹورن ڈیم تھصیل وڈھ۔	15
100	200 ڈیم قلعہ عبداللہ گلستان اینڈ دو بندی تھصیل ضلع قلعہ عبداللہ۔	16
10063	فیزی بلیٹی اسٹیڈی واٹر ریسورس ڈیوپمنٹ وکنسریشن آف اسمال میڈیم ڈیم بلوچستان	17
1000	گرک اسٹورن ڈیم ضلع خاران	18
100	پیسی جھل ڈیم ضلع خضدار	19
76.56	شادی کو رو ڈیم ضلع گوادر	20
100	اسمال ڈیم تھصیل خالق آباد ضلع فلات	21
1000	توئی سرباتوزئی ڈیم پروجیکٹ ڈسٹرکٹ قلعہ سیف اللہ	22
100	اوچونی ڈیم ضلع زیارت	23
30	عمرزئی ڈیم پشین	24
100	وام ٹنگی ڈیم ضلع ہرنائی	25
35	کنگوری اسٹورن ڈیم شاہ نورانی ضلع خضدار	26
100	قیصر پی ڈیلے ایکشن ڈیم ضلع نوشکی	27
20	ریکوڈ ڈیلے ایکشن ڈیم ضلع نوشکی	28

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر میر احمد نی question ہے میں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ وفاقی بحث برائے 19-2018 میں بلوچستان میں ڈیمز کی تغیر کے لیے منظوری دی جا چکی ہیں (ب) اگر جز الف کا جواب اثبات میں ہیں تو ان ڈیمز کے نام اور منظور کردہ رقم کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ جناب اسپیکر انہوں نے تفصیل دی ہیں اگر آپ سیریل نمبر 3 میں جائے انہوں نے لکھا ہے کہ 100 ڈیلی ایکشن ڈیم بلوچستان پیکچ ٹو 26 ڈیم۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہوں نے کہا ہے کہ 296.595 ملین روپے ہیں ان 100 ڈیم کا مجھے۔ میں نے تفصیل مانگا ہے یہ 100 ڈیم کہاں ہیں کس جگہ ہیں اس کی کوئی تفصیل دی جائے۔ حاجی محمد خان لہڑی۔ اگر آپ اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہے تو یہ 100 ڈیموں کا تفصیل next اس میں آپ کو دیدیں گے اس کے نام پھر۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ ابھی انہوں نے سیریل نمبر 4 پر جناب اسپیکر انہوں نے کہا ہے کہ 100 ڈیلی ایکشن ڈیم۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ یہاں پر تو تعداد دیا گیا ہے جتنے بھی ڈیم ہیں ان کے تعداد دیا گیا ہے آپ کہتے ہو کہ پیکچ 2 اور پیکچ 3 میں جو جتنے جو ہمارے 100 ڈیم ہیں اور جگہ پر جو 100 ڈیم ہیں اگر اسکا آپ district wise تفصیل لینا چاہتے ہو تو next اس میں آپ کو یہ بھی تفصیل دیدیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر مجھے یہ تفصیل چاہیے کہ ڈیم کہاں واقع ہیں ابھی انہوں نے لکھا ہے سیریل نمبر 13 پر ڈیم انگرگ کو جو ہیں ناں اکبر لکھا ہے یہ بھی غلط انہوں نے۔ ایریا کوئی میں یہ ڈیم کہاں ہیں اس ڈیم کا وجود کہاں پر ہیں کس جگہ یہ ڈیم واقع ہے۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ انگرگ میں تو بتا رہا ہے کوئی ڈسٹرکٹ کا بتا رہا ہے یہاں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ نہیں وہ ہے نہیں وہاں ڈیم کہاں پر ہے۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ انگرگ کا آپ کو پتہ نہیں ہے کس جگہ پر ہے آپ کو۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جی۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ انگرگ کا پتہ نہیں ہے آپ کو کس جگہ پر ہیں وہاں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ انگرگ بہت بڑا علاقہ ہے وہ رموزی میں واقع ہے وہ جو ہے ناں غیری کی میں واقع ہے کہاں واقع ہے؟ میں ایک ایک گاؤں کا بتاؤں گا آپ کو۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ اگر آپ اس سے جو جواب سے مطمئن نہیں ہیں آپ کہتے ہیں کہ 100 ہیں جو ڈیمز کا

پیکنچ ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ اس کی مجھے پوری تفصیل دی جائے 100 ڈیم کا سیریل نمبر 3 کا سیریل نمبر 4 کا سیریل نمبر 13 کا۔

جناب اسپیکر۔ منظر صاحب! اس کا پھر دیدیں کہ کوئٹہ میں کہاں کہاں ہیں۔ وہ detail آپ کو دیگا۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ کوئٹہ کا ہے اغمبر گ کا پوچھ رہا ہے یہ بھی یہاں موجود ہیں کوئٹہ میں موجود ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ نہیں نہیں دیکھوا وہ تو ایک ڈیم کے اغمبر گ کے حوالے سے بتائیں گے لیکن یہ سیریل نمبر 3 پر آپ دیکھ لیں۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ اچھا 3 اور 4 کا آپ نے جو ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ 3 اور 4 کا مجھے تفصیل دیں۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ یہ آپ next کا آپ سوال کریں next میں ہمیں ٹوٹل۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ نہیں next کیوں سوال کریں۔ میں نے سوال کیا ہے اس کو آپ defer کر دیں 11 تاریخ کو مجھے جواب دیدیں۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ یہ ہاؤس کا جلاس میں آپ کو اس کا جواب مل جائیں گا district wise۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ مطلب 3 اور 4 کا مجھے next اس میں مجھے جواب دیدیں۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ آپ کو یہ جائیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ ہاں یہ سیریل نمبر 6 پر 200 small check dam ground waters recharge of Quetta یہ کہا ہے یہ کیا ہے؟۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ آپ کو یہ تفصیل دیدیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ یہ سیریل نمبر 6-4-3 کا تفصیل دیدیں؟۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ آپ کو یہ دیدیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ 3-4-6 کا۔

جناب اسپیکر۔ اس کا دوبارہ اس کا تفصیل لے کر دیدیں گے۔ small check dam اس کا detail اس کا question کو نہیں دیا جاتا ہے۔ اور اس کی جو کوئٹہ کی detail ہے وہ منظر صاحب دیدیں گے۔ زیرے صاحب اپنا سوال نمبر 156۔

-question No 156

جناب نصراللہ خان زیرے۔

جناب عبدالحالق ہزارہ (صوبائی وزیر پکھیل)۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

نوٹس موصول ہونے کی تاریخ۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: 156☆

25 مارچ 2019

کیا وزیر کھیل از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالي سال 2017-18 اور 2018-19 کے اوپر اسپورٹس میں (Men) میں کل سقدر فنڈ زرقم تقسیم کی گئی ان کے نام بمحض ولدیت، فراہم کردہ رقم، نام کھیل، طریقہ کار تقسیم اور ایکسٹر کمیٹی کے ممبران کے نام بمحض ولدیت، عہدہ، گرید و دیگر کوائف کی تفصیل دی جائے۔ نیز مذکورہ کمیٹی کے زیر انتظام منعقدہ اجلاسوں کی تعداد تاریخ انعقاد، شرکاء اور کئے جانیوالے فیصلوں کی تفصیل بھی دی جائے۔

محکمہ وزر کھیل و ثقافت:

مالي سال 18.17 اور 19.20 کے دوران اولڈ سپورٹس میں میں جس قدر فنڈ زرقم تقسیم کی گئی ان کے نام بمعہ ولدیت، فراہم کردہ رقم، نام کھلیل، طریقہ کار تقسیم لکھیتی تفصیل مختینم ہے اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ کریں۔ البتہ ایگزیکیوٹیو کمیٹی کے ممبران کیلئے بورڈ تشكیل نہیں ہو پائی ہے۔ چونکہ بورڈ کے چیف ان پیٹرین گورنر بلوجتن ہوئے اس حوالے سے مذکورہ بورڈ کی تشكیل کیلئے جناب سیکرٹری اسپورٹس نے سری گورنر بلوجتن کو ارسال کر دی ہے۔ جوہنی بورڈ کی تشكیل ہو پائے گی تو ایگزیکیوٹیو کمیٹی کے ممبران کے نام بمعہ ولدیت، عہدہ گرید و دیگر کوائف کی تفصیل ارسال کر دی جائے گی اور مذکورہ کمیٹی کے زیر انتظام منعقدہ اجلاسوں کی تعداد، تاریخ انعقاد، شرکا اور کیے جانے والے فیصلوں کی تفصیل بھی فراہم کر دی جائیں گے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے۔ thank you question میں میرا ختمی اس پیکر میں جناب اپنے ٹھیک ہے انہوں نے تفصیل دی ہے مجھے جن لوگوں کو انہوں نے پیسے دیئے ہیں۔ وہ اس میں نمیدا آپ اس میں انصاف کے تقاضے آپ پورے کریں ٹھیک ہے۔ دوسرا میرا question یہ ہے جناب اپنے Sports Board کے تمام معاملات کی وہ نگرانی کرتے ہیں اب تک یا ایک یا ایک آئینی ایک ادارہ ہوتا ہے ایکزیکٹو کمیٹی جو تمام Sports Board کے تمام معاملات کی وہ نگرانی کرتے ہیں اب تک یا ایکزیکٹو کمیٹی کیوں نہیں بن سکی۔ اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم نے گورنر صاحب کو ارسال کیا ہے تو وہ چھٹی کس تاریخ کو ارسال کیا ہے اس پر کس کس کا نام اس کمیٹی کے لیے تجویز کیا گیا ہے؟۔

جناب اسپیکر۔

وزیرِ حکومہ کھیل و ثقافت۔ دیکھیں بورڈ کے حوالے سے جس طرح میں نے کہا آپ نے سوال نہیں کیا تھا کہ کی تاریخ کو تو انشاء اللہ تعالیٰ اگلی بار جو ہیں آپ کو جو ہیں تاریخ بھی بتا دیں گے کہ کس تاریخ کو مطلب ارسال ہوئی تھی مطلب بھجوایا گیا تھا۔

جناب نصر اللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر شنید میں یہ ہے کہ یہ شاید summary کے لیے چڑی بھی اب تک سیکرٹری صاحب کی جانب سے گئی ہیں یا نہیں گئی ہیں اگر گئی ہیں تو مجھے پوری اس کی تاریخ بتائی جائے اور کس کس کا نام اس اگر یہ کیوں کیا گیا ہے وہ بھی ہمیں بتایا جائے۔
جناب اسپیکر۔ جی احمد نواز بلوج۔

حاجی احمد نواز بلوج۔ جناب اسپیکر صاحب میرا بھی اس question میں ایک ٹھنڈی سوال ہے چونکہ میرا تعلق بھی sports سے رہا ہے۔ اس میں جو سیریل نمبر 6 ہے یہ بندہ توفت ہو چکا ہے۔ تو آپ کا کیا ترتیب ہے اس میں؟۔ جس کو آپ نے 50 ہزار issue کیا ہے یہ بندہ فوت ہو چکا ہے۔ محمد نبی عرف جن۔ یہ توفت ہو چکا ہے۔

وزیرِ حکومہ کھیل و ثقافت۔ یہ دو مینے پہلے فوت ہو چکا ہے یہ تو تقریباً ایک سال ہوئے ہیں question پچھلے سال کا ہے۔ یہ میں پوچھو گا انشاء اللہ تعالیٰ انکو ائمہ ہوں گی کسی کو غلط ملا تھا۔

حاجی احمد نواز بلوج۔ اچھا سیریل نمبر 12 پر یہ ایک کوچ ہے کوچ بھی فٹبال رہے کیا۔ کوئی سپورٹ اس کا۔
وزیرِ حکومہ کھیل و ثقافت۔ بھائی ان کے خدمات ہیں کوچ ہے کوچنگ کر رہا ہے۔ کل آپ کوچ بنیں گے نا۔
حاجی احمد نواز بلوج۔ جناب اسپیکر کوچ اور category ہیں۔ پلیسیر اور category ہیں۔

وزیرِ حکومہ کھیل و ثقافت۔ بھائی یہ علاقائی ٹیم ہے اس میں کوچ بھی بن سکتا ہے نا۔
حاجی احمد نواز بلوج۔ آپ mention تو واضح ہے کہ اس میں کس نوبت میں یہ ہو گا۔
جناب اسپیکر۔ اس میں allow ہو گا اس لیے منسٹر صاحب نے دیا ہو گا۔
حاجی احمد نواز بلوج۔ اس میں سرمحد آزاد سیریل نمبر 9۔

میرا ختر حسین لانگو۔ جناب اسپیکر! اس میں یہ جو امدادیے جاتے ہیں اس کا criteria کیا ہے کیونکہ ہمارے علاقوں میں انٹرنسیشنل فٹبالرز ہیں پاکستان کی ٹیم کے کوئی چار سے پانچ ہمارے علاقے ہدہ کے ہیں، کیپٹن لا لا اکبر ہے اور دوسرا ساتھی ہمارے شاہ زمان والے ہیں، انکو تو آج تک سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک جوڑا بوٹ کا بھی نہیں ملا ہے۔ لیکن یہاں لوگوں کو ایک لاکھ دو لاکھ تین لاکھ روپے بھی پچھلی مرتبہ بھی ہمارے

questions تھے اس میں جو تفصیل دی گئی تھی اس میں تین لاکھ چار لاکھ روپے بھی لوگوں کو دیے گئے۔ اب وہ لوگ اس وقت انتہائی بوڑھے ہو چکے ہیں اب ریٹائر بھی ہیں کوئی کھیل بھی نہیں سکتے ہیں گھروں میں پڑے ہوئے ہیں انتہائی کسپر پرسی کی حالت ہے۔ معاشری طور پر تباہ حال ہو چکے ہیں ان کے حوالے سے تو ہم نے آج دن تک نہیں دیکھا ہے کہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے کبھی ایک جوڑا کپڑا بھی بازار سے پانچ سوروپے کا خرید کر ان کے لیے بھجوادیا کہ عید آ رہی ہے آپ عید پر یہ نیا جوڑا سلوک آپ پہنیں۔ لیکن میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جنہوں نے پاکستان کی قومی ٹیم کی قیادت کی ہے جو پاکستان کی مقابل ٹیم کی کیپٹن رہ چکے ہیں اپنے وقت میں۔ ان کے ساتھ چار آنے کی کوئی مدد نہیں کی گئی۔ تو ایک criteria واضح ہونا چاہیے اس میں ایک پالیسی ہونا چاہیے جس پالیسی کے تحت Seniority کو ان کے کھیل کو ان کی چیزوں کو انکو صرف تھوڑا سا ہمیں پالیسی واضح کر کے بتا دیں تاکہ ہم ان لوگوں کو بتا دے کہ آپ کو ملنے کی امید ہے آپ کو ملنے کی امید نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے۔

وزیرِ مکملہ کھیل و ثقافت۔ جی اختر صاحب میں۔

حاجی احمد نواز بلوج۔ جناب اسپیکر۔

وزیرِ مکملہ کھیل و ثقافت۔ آپ چھوڑیں میں جواب تو دے دوں پھر اس کے بعد۔

جناب اسپیکر۔ اسی کا جواب دے رہا ہے نا۔ اس کو چھوڑ دیں وہ جو آپ نے question کیا ہے اس کا جواب تو منستر صاحب دیدیں۔

جناب وزیرِ مکملہ کھیل و ثقافت۔ دیکھیں اس میں اختر جان جب آپ شناختی کارڈ کے لیے جاؤں گے شناختی کارڈ کے لیے آپ کو apply کرنا پڑتا ہے جب آپ پاسپورٹ کے لیے جارہے ہیں تو آپ کو apply کرنا پڑتا ہے مجھے معلوم نہیں ہے یہ list جو ہیں یہ پرانے ٹائم سے ہیں اگر کوئی اس طرح کے اچھے کھلاڑی واقعتاً جو ہے ان کا۔ آپ ان کو بھوادیں وہ apply کر دیں ہم old sports man میں اس کو شامل کریں گے اس کو بھی۔ بلکہ اس سے زیادہ دیں گے اس کو جو ہے۔

حاجی احمد نواز بلوج۔ جناب اسپیکر جن کو انہوں نے category B پر رکھا ہے سیریل نمبر 9 ہے سینئنڈ page پر۔ محمد آزاد یہ بہت senior player ہے اس کو انہوں نے 30 ہزار issue کیا ہے جو junior player ہیں ان کو 50 ہزار تو میں جناب منستر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ سیریل نمبر 9 آپ نوٹ کر لیں یہ بہت senior player ہے اس کے علاوہ سیریل نمبر 46 یہ بھی کیپٹن شاہ جہان

نام ہے کسپن حاجی شاہ جہان یہ بھی بہت بڑا senior player ہے اس کو بھی آپ category A میں رکھا جائے۔

جناب اسپیکر۔ اس supplementary question میں بہت زیادہ ہیں۔

وزیرِ حکومت کھیل و ثقافت۔ ٹھیک ہے یونس بھائی آپ نے بھی بتا دیا آپ کی گزارشات سن لی گئی ہیں۔ میر یونس عزیز زہری۔ جناب اسپیکر ان سے یہ بھی پوچھ لیں کہ یہ جو list دیا ہوا ہے کیونکہ اختر حسین خاموش ہے اس لیے کہ اس کا تعلق کوئی نہ سے ہیں اور زیرے صاحب بھی کوئی نہ سے ہے یہاں سے بھی آوازیں آرہا ہے کہ کوئی والوں کے۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ اس میں آپ کے علاقہ بھی شامل ہے۔

میر یونس عزیز زہری۔ معافی چاہتا ہوں بہر حال آپ سب کے لیے سوال کر لیں۔

جناب اسپیکر۔ اس نے کہا تھی بھی اچھا اقدام۔

میر یونس عزیز زہری۔ سارے کوئی والے لڑکے ہیں ہمیں یہ بتائیں کہ اس list میں باقی کس چیز کے ہیں۔ جناب اسپیکر۔ زیرے کو مطمئن کیا گیا۔

میر یونس عزیز زہری۔ بلوچستان کے باقی ڈسٹرکٹ سے کتنے بندے ہیں اور کوئی کے کتنے ہیں یہ زراہمیں بتایا جائے کہ اس میں کوئی کے کتنے ہیں اور بلوچستان کے باقی ڈسٹرکٹ کے کتنے بندے ہیں۔

وزیرِ حکومت کھیل و ثقافت۔ یونس صاحب آپ کو تفصیل دیا جائیگا آپ اس حوالے سے سوال لاٹیں پھر میں آپ کو تفصیل بھی دوں گا اس میں۔

میر یونس عزیز زہری۔ دیسے آپ بتا دیں زر اکیونکہ یہ کوئی والے یہ زیادہ خاموش ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اسی لیے اس میں سارے کوئی والے ہیں۔

وزیرِ حکومت کھیل و ثقافت۔ ہم نے sportsman لکھا ہوا ہے ہم نے کوئی یا خصدا رہیں لکھا ہے۔

میر یونس عزیز زہری۔ جناب آپ کے information کے مطابق یہ سارے کوئی والے ہیں۔

وزیرِ حکومت کھیل و ثقافت۔ آپ کو بتا دیں گے۔

میر یونس عزیز زہری۔ ہم نے دیکھا ہے یہ سارے کوئی والے ہیں۔ کوئی کے حوالہ باہر کا کوئی نہیں ہیں ان میں۔

وزیرِ حکومت کھیل و ثقافت۔ آپ لا دیں کوئی سے باہر جو ہیں مطلب آپ لاٹیں۔ اگلی بار آپ کو۔

جناب اسپیکر۔ آپ سوال لاٹیں وہ پھر دے دیں گے اس میں۔ جی اگلا۔ Question no 224-

حاجی احمد نواز بلوچ۔ جن جن sports کے لیے وہ منشیر صاحب کے table پر وہ اپنا نام بھیں سر آپ روئنگ دے دیں۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے جی question no کس کا ہے اپنا۔ زابری کی صاحب کا جواب نہیں آیا ہے منظر۔

میرزا عبدالعلی ریکی۔ جی جناب واشک آ گیا۔

نوس موصول ہونے کی تاریخ۔ 9 اکتوبر 2019 ☆ 224 میرزا عبدالعلی ریکی:

کیا وزیر کھیل از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع واشک میں کھیلوں کو فروغ دینے کیلئے مال سال 2019 کے بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو والف کا جواب اثبات میں ہے تو کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے نیز مختص کردہ رقم جن جن منصوبوں پر خرچ کی جا رہی ہے کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر کھیل:

جواب موصول نہیں ہوا

میرزا عبدالعلی ریکی۔ جی جناب اسپیکر صاحب۔ واشک آ گیا۔ جناب اسپیکر صاحب! 224-225-226 یہ 227۔ یہ ایک سال ہے یہ سوال ایک سال ہوتے ہیں۔ یہ چھ سوالوں کے آپ نے ابھی تک ایک جواب بھی نہیں دیئے ہوئے ہیں۔

نوس موصول ہونے کی تاریخ۔ 9 اکتوبر 2019 ☆ 225 میرزا عبدالعلی ریکی

کیا وزیر کھیل از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2019-2020 کے بجٹ میں ضلع واشک میں فٹ بال اور کرکٹ گراونڈ کی تعمیر کیلئے رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو والف کا جواب اثبات میں ہے تو کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔ نیز اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ضلع میں فٹ بال اور کرکٹ گراونڈ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر مکملہ کھیل:

جواب موصول نہیں ہوا۔

226 میرزا عبدالی ریکی:

نؤں موصول ہونے کی تاریخ۔ 9 اکتوبر 2019

کیا وزیر کھیل از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

17 دسمبر 2019 کو موخر شدہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2019-2020 کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں ان کے نام اور گرید کی تفصیل دی جائے نیزان اسامیوں پر تعیناً تیوں کا عمل تک مکمل کیا جائیگا۔ تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر یحکمہ کھیل:

جواب موصول نہیں ہوا۔

227 میرزا عبدالی ریکی:

کیا وزیر کھیل از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

ضلع واشک میں مختلف کھیلوں کے رجسٹرڈ ٹیکوں کی کل تعداد کس قدر ہے نیزان ٹیکوں کیلئے سال 2017 تا حال جاری کردہ رقم کی ٹیکم وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر یحکمہ کھیل:

جواب موصول نہیں ہوا۔

وزیر یحکمہ کھیل و ثقافت۔ دیکھیں اسپیکر صاحب! اس میں میرے ساتھ میرے خیال میں کچھ late اسے جواب پہنچ چکا ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال کو میرے خیال ڈیڑھ سال ہوا ہے۔

وزیر یحکمہ کھیل و ثقافت۔ اسکو آخری سیشن میں آپ defer کر دیں۔ إنشاء اللہ و تعالیٰ آخری سیشن میں اسکے پورے تمام جوابات دے دوں گا۔

میرزا عبدالی ریکی۔ ایک سال ہے جناب اسپیکر صاحب! چھ سوالوں کو ابھی دوسال اور لگیں گے۔ اسمبلی بھی ختم ہوئے کی۔

جناب اسپیکر۔ ابھی آپ کی باری بہت مشکل سے آئے گا۔

وزیر یحکمہ کھیل و ثقافت۔ تین سوالوں کے جواب میرے خیال میں آپکے آفس کو دیئے جا چکے ہیں۔ آپکے سیکرٹریٹ کو دیئے جا چکے ہیں۔ آج ہی دیئے جا چکے ہیں میرے خیال میں۔

جناب اسپیکر۔ ڈیڑھ سال ہوا ہے۔

وزیر مکملہ کھیل و ثقافت۔ آخری سیشن تک complete ہو جائیگا۔ مجھے زابد بھائی افسوس ہے کہ واشک اتنا بہترین ڈسٹرکٹ ہے۔ اور آپکا حلقہ ہے۔ اور اتنا دور ہے۔ مجھے سوال اور اسکا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ مجھے افسوس ہے اسکا۔ آخری سیشن میں اسکا جواب دونگا۔

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر 224-225-226-227 اگلی سیشن میں منظر صاحب اس کا جواب دے دیں۔ اگلے سیشن میں۔

اچھا ملک نصیر احمد شاہوائی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 197۔ (مدخلت) منظر نہیں ہے؟ کسی کو دیا ہے؟۔ جواب تو آیا ہے۔ مطمئن نہیں ہیں۔

☆ 197 ملک نصیر احمد شاہوائی:

کیا وزیر جنگلات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 10 اکتوبر 2019 نومبر اور 23 دسمبر 2019 کو موخر شدہ

ضلع کوئٹہ کے تفریجی مقامات جن میں کرخہ اور ہزار گنجی وغیرہ شامل ہیں میں کن کن منصوبوں پر تاحال کام جاری ہے اور انکے لیے کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے نیز یہ کب تک مکمل کیے جائیں گے تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر مکملہ جنگلات:

کرخہ اور ہزار گنجی یہ دونوں علاقے نیشنل پارک کے حصے ہیں۔ تو می پارک کے بہتری کیلئے درج ذیل اسکیموں پر تاحال کام جاری ہے۔

1۔ اسکیم کا نام شناختی نمبر: بحالی و بہتری کرخہ تفریجی علاقہ ہزار گنجی چلتی نیشنل پارک کوئٹہ (z2017.0020)
یہ ترقیاتی اسکیم کرخہ کے علاقے ہیں مالی سال 2017-18 سے 2018-19 شروع کیا گیا جنکی مالیت 25 ملین تھا جس میں 20 ملین ملکہ سی اینڈ ڈبلیو کو مختلف کاموں کیلئے دیے گئے اور 5 ملین ملکہ جنگلات و جنگلی حیات (انچارج آفیسر ہزار گنجی چلتی نیشنل پارک) کو ملے۔

تفصیل سی اینڈ ڈبلیو کام:-

1۔ تعمیر سڑک تقریباً ایک کلومیٹر (نامکمل) اور محکمے کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔

2۔ تعمیر ایک عدد کینٹین (مکمل) اور محکمے کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔

3۔ بنوائی رستہ جات 3000 rft (مکمل) اور محکمے کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔

4۔ پتوں کے جھولوں کی تنصیب 10 عدد (نامکمل) اور محکمے کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔

5۔ تعمیر داخلی گیٹ بمعہ چوکیدار کا کمرہ ایک عدد (نامکمل) اور محکمے کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔

6۔ تعمیر پارکنگ اریا ایک عدد (نامکمل) اور محکمے کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔

7۔ تنصیب سمشی سٹریٹ لائٹس (نامکمل) اور محکمے کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔

8۔ ساید دارشید کی تعمیر 4 عدد (نامکمل) اور محکمے کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔

تفصیل محکمہ جنگلات و جنگلی حیات (انچارج ہزار گنجی چلتی نیشنل پارک کے کام:-

1۔ درخت لگوائی 3000 ہزار پودہ جات (نامکمل)

2۔ بنوائی یادگاری مجسمہ جات 4 عدد (نامکمل)

3۔ خریداری سائیکل 10 عدد (نامکمل)

4۔ خریداری موڑ سائیکل برائے ڈلائی پچھرہ وغیرہ 1 عدد (نامکمل)

5۔ بنوائی تنصیب کچھرہ دان 13 عدد (نامکمل)

6۔ تعمیر چھوٹے چیک ڈیکنر برائے ذخیرہ پانی 14000 Cft (نامکمل)

7۔ بنوائی و تنصیب اگاہی بورڈ وغیرہ 10 عدد (نامکمل)

8۔ عارضی بیلدار 1 عدد۔

نمبر 2 اسکیم و شناختی نمبر۔ بلوچستان میں جنگلی حیات کے محفوظ کردہ علاقہ جات کی بہتری کا اسکیم

(Z2017.0018)

یہ اسکیم 2018-19 میں شروع کی گئی جس پر اب تک 10 لاکھ پارک (کامک چلتی، ہزار گنجی) کے مختلف کاموں پر خرچ کیے گئے جو کہ مکمل ہیں جنکی تفصیل ذیل ہے۔

1۔ جنگلی حیات کی مسکن کی بہتری 5 مقام۔

2۔ بحالی و تعمیر پانی پینے کی جگہ برائے جنگلی حیات 5 مقام۔

3۔ بنوائی و تنصیب آگاہی بورڈ وغیرہ 5 عدد۔

نمبر 3 اسکیم و شناختی نمبر:- گرین پاکستان پروگرام (برائے بحالی جنگلی حیات بلوچستان اسکیم

(Z2016.0799)

یہ ترقیاتی اسکیم 2017-18 میں شروع کیا گیا جس پر اب تک 2.15 میلین 2018-19 0.65 میلین روپے

پارک (کامک چلتی و ہزار گنجی) کے مختلف کاموں پر خرچ کیے گئے جو کہ مکمل ہیں جنکی تفصیل ذیل ہے۔

1۔ بحالی میوزیم ہزار گنجی 1 عدد۔

2۔ بنوائی و بہتری مختلف حفاظت شدہ جانور میوزیم 20 عدد

3۔ جنگلی جانوروں کا سروے 1 عدد

4۔ تعمیر و معاییناتی راستہ 3 کلومیٹر

5۔ بنوائی خاردار تار 1 کلومیٹر

جناب اسپیکر۔ مطمئن نہیں ہیں؟ کوئی کسی کو نہیں دیا ہے؟ جی ضیاء صاحب! آئندہ کوئی منظر نہیں آئے کم از کم اُسکا question کسی کو دیدیں kindly۔ یہ پارلیمانی فورم ہے۔ بھروسے ہیں۔ جی اسکا منظر نہیں ہے۔ تو مطمئن نہیں ہیں۔ تو پھر اگلی سیشن میں اسے رکھ دیں۔

ملک نصیر احمد شاہ ہوانی۔ ایک چھوٹی سی بات صرف آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ اس نوٹ کو موصول ہونے والی تاریخ یہ 23 جولائی 2019ء۔ ایک دفعہ 10 اکتوبر کو موخر ہوا ہے۔ پھر پدرہ نومبر کو۔ پھر تینیں دسمبر کو اب چوتھی دفعہ اس کی گنجائش ہی نہیں ہے پھر تو کیا کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ چلو بھائی منظر نہیں ہے۔ چھٹی کی درخواست بھی بھیجا ہے۔ جب چھٹی کی درخواست بھیجتے ہو اُس منظر کا نہیں لکھیں گا۔ نصر اللہ زیرے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 212 دریافت کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے۔ Thank you Question No 212 جناب اسپیکر۔

جناب نصر اللہ خان زیرے۔ جی محترمہ۔

جناب اسپیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

نمر 212 نصر اللہ خان زیرے: نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 11 اکتوبر 2019ء

کیا وزیر کیوڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ہزار گنجی گیراج کمپلیکس میں واقع پلاس کی کل تعداد کتنی ہے اور یہ کن کن افراد کو الٹ کیے گئے ہیں ان کے نام بمع ولدیت، جائے سکونت جمع شدہ رقم کی تفصیل دی جائے نیزان پلاس کی قریم اندازی، کب کی گئی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر حکومت کیوڈی اے:

ہزار گنجی گیراج کمپلیکس میں قائم گراج کی کل تعداد 244 ہے اور یہ جن جن افراد کو الٹ کے گئے ہیں۔ اُن کے نام بمع ولدیت جائے سکونت اور جمع شدہ رقم کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ نیزان پلاٹوں کی قریم اندازی 1998 میں کی گئی تھی۔

محترمہ بشری رند۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ لیکن یہ سوال کوئی چھ مہینے پہلے آچکا ہے۔ اور ہم جواب بھی دے چکے ہیں اس پر۔ ہو بھی چکا ہے۔ میرے خیال اسمبلی میں کوئی اور Question آنا تھا یہ دوبارہ آگیا۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ نہیں ہے جناب اپنے۔ اس پر ایسا ہے کہ میں نے Question کیا ہے۔

بڑا ہم Question ہے۔ ہزار گنجی گیراج کمپلیکس میں واقع پلاس کی گل تعداد کتنی ہے۔ اور کن کن افراد کو الٹ کیتے گئے؟۔ انکے نام بعد ولدیت، جائے سکونت۔ جمع شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔ نیزان پلاس کی قرمه اندازی کب کی گئی۔ تفصیل دی جائے۔ جناب اپنے۔ بہت بڑا علاقہ ہے۔ گیراج کیلئے یہ وہاں ہوا تھا الٹمنٹ۔ انہوں نے کہا تھا کہ دوسو چوالیں لوگوں کو یہ پلاس الٹ کیتے گئے۔ حالانکہ اس سے زیادہ ہے۔ کوئی انہوں نے جو category wise ہے۔ جی۔ سی ہے۔ اور یہ پھر جا کر کے G.A

G.B ہے۔ اور G.C، G.E اور G.S category ہے۔ لیکن محترمہ وہاں پر main ہے میری محترمہ سے۔ وہ بڑی active الٹیٹر نہیں ہے۔ یہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ دوسری بات جو ہے یہ گیراج ہم نے کوئی شہر سے وہاں ہیں۔ وہ گورنگ بادی کے اجلاس بھی متواتر کر رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ گیراج ہم نے کوئی شہر سے وہاں shift کرنے تھے۔ جتنے بھی گیراج تھے۔ آج تک وہ گیراج shift نہیں ہو سکے۔ یہ پورا علاقہ وہاں پر اسی طرح پڑا ہوا ہے۔ بلکہ وہاں پر واٹر سپلائی اسکیم ہے آپکا۔ اُس پر قبضہ ہوا ہے۔ باقی وہاں پر پلاس ہیں اُس پر قبضہ ہوا ہے۔ حتیٰ کہ پولیس تھانے نے بھی وہاں پر آپکے پلاس پر انہوں نے قبضہ کیا ہے۔ تو میری درخواست یہ ہو گی ناصرف یہ کہ گیراج کمپلیکس۔ اور اسکے ساتھ بنس کمپلیکس ہے۔ جس میں آئل میکرزر کے لئے۔ اور باقی گودام کیلئے۔ ابھی شہر آپکے گوداموں سے بھرا پڑا ہے۔ گیراج ہیں۔ شہر میں جس طرح سردار صاحب نے کہا ٹریک کا اتنا ہجوم ہے۔ تو کیوں نہ یہ آپ وہاں پر اس پر کام شروع نہیں کرتی؟۔ وہاں پر یہ گیراج کا جو۔ وہاں پر لوگوں نے لیا ہے۔ الٹیٹر ہیں۔ اُنکو آپ الٹ کر کے دے دیں۔ اچھا کیو۔ ڈی۔ اے نے وہاں پر آج تک کوئی کام نہیں کیا ہے۔ زمین پڑی ہوئی ہے۔ وہاں روڈ کی ضرورت ہے۔ وہاں سیور ٹک نظام کی ضرورت ہے۔ وہاں پر بچلی کی ضرورت ہے۔ وہاں پر باقی پانی کی ضرورت ہے۔ اب کیوڈی اے والے non utilization فیس ہے وہ آپ الٹیٹر سے وصول کر رہی ہیں۔ تو یہ تمام چیزیں اس کے حوالے سے میں request کروں گا۔ یہ عوام کی بہتری کیلئے سب کچھ ہے۔

محترمہ بشری رند۔ جی جی۔

جناب اسپیکر۔ جی لانگو صاحب! لانگو صاحب بات کریں گے۔ میدم پھر آپ جواب دے دیں۔

میرا خنزیر حسین لانگو۔ جناب اسپیکر! کیوڑی اے کا جو یہ ہزار گنجی کمپلیکس ہے۔ اس کے حوالے سے کافی چیزیں ہیں۔ کافی گڑ بڑھا تھا۔ اس میں اگر آپ کو یاد ہوگا جب ہم اور آپ یہاں پر ملنٹر تھے 2002ء والی اسمبلی میں۔ اس میں اسی طرح کے issues ہم نے بار بار اس اسمبلی میں اٹھائے۔ اس کے بعد یہاں پر ایک انکوائری کمیٹی بنی اس ہاؤس کی۔ جس کے ممبروں میں ایک میں تھا۔ ایک میرے ساتھ رحیم زیارت وال تھے۔ میر عبد الرحمن جمالی تھے۔ میر عاصم کرد گیلو صاحب تھے۔ اور حافظ حسین احمد شرودی صاحب تھے۔ ہم پانچ ممبر ان پر ایک کمیٹی بنی تھی اس ہاؤس سے۔ اور اس پورے tenure کا جتنی بھی کمیٹیاں بنیں۔ میرے خیال سے اگر میں غلط نہیں ہوں۔ اس کے ریکارڈ کی تصحیح کیلئے۔ وہ واحد یہ ہماری کمیٹی تھی جس نے complete inquiry کی۔ اور ایک جامع رپورٹ مرتب کر کے ہم نے اس ہاؤس میں اس کو table کیا تھا۔ اس کمیٹی کی سفارشات کو۔ میرے خیال سے اگر ہزار گنجی کمپلیکس کو ٹھیک کرنا ہے تو یہ اس وقت کی اس کمیٹی کی وہ رپورٹ جو اس اسمبلی میں ہم نے submit کروایا تھا اس کمیٹی کی تمام انکوائری کرنے کے بعد۔ اس میں صرف گیراج کمپلیکس نہیں ہے۔ اس میں کراچی روڈ کے معاملات تھے۔ اس میں ٹرک اڈے کے تھے۔ اس میں آپکا جو بس اڈا تھا۔ باقی چیزیں تھیں اس میں۔ جو آپ کا بنس کمپلیکس تھا۔ اس میں آپکے کپڑا فروشان کیلئے انہوں نے وہاں پر ایک مارکیٹ رکھی تھی۔ دکان رکھے تھے۔ اُنکے issues تھے۔ ٹرانسپورٹروں کے تھے۔ ان تمام پر جامع انکوائری ہوئی۔ جس میں field visits بھی ہوئے۔ تمام چیزیں ہوئیں۔ اور ایک جامع ہم نے رپورٹ یہاں پر اسمبلی میں میبل کیا تھا۔ بلکہ submit کروایا تھا۔ اسی میں۔ اس رپورٹ کو نکال کر اس پر آج بھی یہ ہاؤس اگر عملدرآمد کر لیں تو میرے خیال سے ہزار گنجی کمپلیکس کے جتنے بھی مسائل ہیں۔ ان تمام کا حل اس ایک رپورٹ پر موجود ہے۔ تو میدم سے میری یہ request ہے کہ وہ اور آپ سے خصوصاً کہ آپ رولنگ دے دیں۔ کیونکہ وہ رپورٹ مجھے یاد ہے، ہم نے کوئی 2005ء میں وہ رپورٹ ہم نے اسمبلی میں دوبارہ compile کرنے کے بعد اسمبلی میں ہم نے submit کروایا تھا۔ تو 2005ء سے وہ رپورٹ یہاں پر پڑی ہوئی ہے۔ تو یہ ہاؤس کی بھی ذمہ داری بنتی ہے۔ آپ چونکہ ہاؤس کے Custodian ہیں۔ جو بھی اس ہاؤس سے جو کمیٹی اگر بنتی ہے۔ وہ کمیٹی اپنی findings دیکھیں۔ سفارشات مرتب کر کے اس ہاؤس میں جمع کرواتا ہے۔ پھر ان پر عملدرآمد کروانا اس ہاؤس کی ذمہ داری بنتی ہے۔ تو اس پر اگر عملدرآمد ہو جائے۔ میرے خیال سے اس کمپلیکس کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ جی منٹر صاحب۔

محترمہ بشری رند۔ بالکل۔ میرے بھائی concerns ہیں جو issues یہ اُٹھا رہے ہیں۔ لیکن میں تھوڑا سا ہزار گنجی کے متعلق بتاتی چلوں۔ یہ 1998ء میں الٹ کیتے گئے تھے۔ اور اس کے ساتھ فہرست شامل ہے کہ کن کے نام الٹ کیتے گئے تھے۔ اور اس کو دیا گیا تھا۔ detail ساتھ ہے۔ بالکل اس کے ساتھ ساتھ ہزار گنجی میں نہ صرف یہ جو اس کا پوچھنا ہے کہ ٹرک اڈہ بھی ہے ہمارا۔ ہمارا یہ بس ٹرمنل بھی ہے جو انشاء اللہ و تعالیٰ اس Friday کو ہمارا افتتاح تھا۔ لیکن چونکہ President صاحب آرہے ہیں۔ تو اُسکی وجہ سے ہمارا آگے ہو گیا ہے۔ تو وہ بھی ہمارا افتتاح ہو جائیگا۔ اور اب ہمارا ڈیری فارم جو ہے وہ بھی فائل ہو گیا ہے۔ اُنکو ہم shift کر رہے ہیں۔ تاکہ جو شہر میں congestion ہے۔ اسے بھی دور کیا جائے۔ میری main focus اس وقت یہ ہے کہ ٹرینک کو کسی طرح درست کیا جائے۔ لیکن ایک چیز میں آپ میرا ساتھ دیں گے کہ وہاں پر encroachment بہت زیادہ ہے۔ اور encroachment اس طرح کی بھی ہے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ جہاں پر یہ گیراج ہیں۔ انکے پلاس کے اوپر مددے دفاترے گئے۔ ٹھیک ہے ناہ اس طرح کی encroachment کو دور کیسے کیا جائے اسپیکر صاحب! اب جو دیواریں لگی ہیں یا لوگوں نے encroachment کی ہیں وہ تو ہم نے گرا دیں۔ وہ تو ہم لوگوں نے آڑ رکھی کر دیا۔ اب جو لوگ جن کے وہ پلاس ہیں جہاں مردے دفن ہیں۔ تو وہ یہ کہتے ہیں کہ اب ہم لوگ کس طرح یہاں پر اپنے گیراجیں شفت کریں؟۔ ایسے کچھ issues بھی ہیں جو ہم لوگ دیکھ کر انکو بھیں اور الٹ کریں گے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو۔ اور یہ کوئی ایک پلات کے ساتھ نہیں ہیں۔ بہت سارے پلاس کے ساتھ یہ issues ہیں۔ تو اس کے ساتھ ساتھ ہم نے Iron Timber Depot جو ہے اسکا بھی auction کیا تھا چچھ مہینے پہلے۔ اُنکو بھی ہم لوگ کوشش کریں گے کہ شہر سے Iron Timber Depot والوں کو بھی وہاں ہزار گنجی میں shift کریں۔ اور سب سے important جو اس کا روڈ کا issue ہے بالکل یہ جب سے ہزار گنجی بنی ہے۔ یہاں کے روڈ دوبارہ نہیں بنائی گئی۔ C.M. صاحب کے پاس میں اپنیش ہزار گنجی کی ایک یہ درخواست لیکر گئی تھی۔ کیونکہ ہم اس وقت اندر وون سریاب کے 93 کلومیٹرز کے روڈ کو پہلے ہم نے focus کیا۔ اب انشاء اللہ اسے تین مہینے کے اندر۔ ہزار گنجی کا تقریباً تیس کروڑ کا پروجیکٹ ہے۔ جسے میں کروارہی ہوں۔ کیونکہ پورے جب یہ علاقہ develop ہو گی۔ تو یہاں سے لوگ automatically وہاں جانے کو تیار ہوں گے۔ جب تک ہم یہاں development نہیں کریں گے تو لوگ جانے کو تیار نہیں ہوں گے۔ تو انشاء اللہ ایک سب سے پہلے

ہمارا جب یہ کراچی ٹرینل shift ہو جائیگا۔ بس اڈے سارے shift ہو جائیں گے۔ اُس سے بہت بڑا فرق پڑے گا۔ اور انشاء اللہ یہ روڈ زجہ بن جائیں گی۔ next year کے اُس میں یہ ہزار گنجی کے روڈز بن چکے ہوں گے، انشاء اللہ۔

جناب اسپیکر۔ جی لانگو صاحب۔

میرا خنزیر حسین لانگو۔ وہ جو انکو ائری ہوئی تھی، اُس پر already findings تھیں۔ اُس کی کچھ سفارشات تھیں۔ اُنکا کیا بنا؟۔ اُنکے حوالے سے تو میڈم نے کوئی کہا نہیں۔ یا تو پھر تم اسکو یہ سمجھیں کہ اس میں جو بھی کمیٹی بنے گی وہ کوئی کام بھی نہیں کرے گی۔ کیونکہ انکو پتہ ہو گا کہ ہم، جو بھی findings آئیں گے اُن پر عملدرآمد نہیں ہوں گے۔

جناب اسپیکر۔ اُس ٹائم تو گورنمنٹ تھی۔ ابھی اس وقت بھی گورنمنٹ ہے۔ اُس ٹائم کے گورنمنٹ نے پتنہیں کیا کیا؟۔

محترمہ بشیری رند۔ اگر اُس کی ایک کاپی دے دی جائے تو بہت اچھی بات ہے۔ بس ٹھیک ہے اس کی ایک کاپی مجھے اسمبلی سے چاہیے۔

جناب اسپیکر۔ سیکرٹری صاحب! ایک کاپی دے دیں اپنا میڈم کو جو 2005ء میں جو کمیٹی بھی۔ رپورٹ جو۔ جی Question hours ختم۔

توجہ دلاو نوٹس۔ جناب نصراللہ زیرے صاحب، رکن صوبائی اسمبلی اپنی توجہ دلاو نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ توجہ دلاو نوٹس you Thank you جناب اسپیکر۔ توجہ دلاو نوٹس۔ میں وزیر برائے مکملہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرواتا ہوں۔ یہ کہ کوئئہ اور صوبے کے دیگر شہروں میں منشیات فروشوں کی وجہ سے صوبے کے نوجوان منشیات کے عادی ہو چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے صوبے کے لوگوں میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ حکومت نے صوبے میں منشیات فروشوں کے اڈوں کو ختم کرنے کیلئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ تفصیل دی جائے۔

جناب اسپیکر! اس پر اگر آپ نوٹس لیں۔ کیونکہ ایک بڑا ہم نو عیت کا مسئلہ ہے۔ منشیات کا جناب اسپیکر! اس بارے میں اقوام متحده نے کافی اس پر تحقیق بھی کی ہے کہ جماں صوبے میں کتنے اب تک یہاں پر لوگ اس میں effect ہو رہے ہیں؟۔ بڑا دردناک صورتحال ہے جناب اسپیکر اور اندر وہن صوبہ۔ جناب اسپیکر! کوئئہ شہر میں

آپ لے لیں۔ پورا کوئی شہر مختلف علاقوں میں اسکے اڈے موجود ہیں اور سر عام نشیات، ہیرون، کرٹل، باقی جو افیون ہے شیشه، پتہ نہیں کس قسم کے نئے وہ ہے۔ وہ چرس تو بھی عام پر چون کے دکانوں میں ملنا شروع ہو گیا ہے۔ آپ کوئی شہر بلیں سے کچلاک سے اٹھا کر دیکھیں سریاب تک مشرقی باقی پاس سے لیکر کے مغربی باقی پاس۔ پشتون آباد کے ایک چوک پر وہاں پر موبائل جو ہے نا وہاں پر ہیرون بیچ جا رہی ہے۔ اور جناب اسپیکر! آپ پیشین میں جا کر دیکھیں جناب اسپیکر! وہاں پر تو حالت یہ ہے میں گیا تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ اس پر چون دکان میں نشیات فروٹی ہو رہی ہے۔ اور مرنی میں جو ایک گاؤں ہے ایک تحصیل ہے وہاں پیشین کا وہاں پر ابھی پچھلے دنوں وہاں پر آل پارٹیز کا نفرنس ہوئی تمام پارٹی کے لوگوں نے شرکت کی جلوس نکالا۔ ابھی جب آپ ایک گاؤں کے وہاں پر اپنی نشیات فروٹی ہو رہی ہیں کہ وہاں گاؤں کے لوگ خود اٹھ کر انہوں نے احتجاج شروع کیا۔ اور جناب اسپیکر! پھر پیشین شہر میں اور قلعہ سیف اللہ میں جناب اسپیکر حالت یہ ہے کہ وہاں پر جتنے بھی قلعہ سیف اللہ سے لیکر کے وہاں پر ژوب تک مختلف جگہیں ہو ٹلوڑیں اور ہے وہاں نشیات کا کاروبار ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر! میں ایک ایک نام آپ کو بتاؤں گا۔ even میرے پاس جب لوگوں نے ہمیں بتایا کہ یہ بندہ نشیات فروٹی کر رہا ہے۔ ابھی سرکار کو کس طرح معلوم نہیں ہے۔ ابھی آپ اٹھا کر مسلم باغ بازار میں وہاں پر کس کس میزان بینک کے ساتھ وہاں پر کر رہے ہیں۔ وہاں پر ہو ٹلوڑیں وہاں پر ہو رہی ہے۔ اسی طرح جناب اسپیکر! چن میں جو سر عام وہاں پر ہو رہی ہے کانچ روڑ ہے، قندہاری بازار ہے، بغڑہ روڑ ہے، مردہ کاریز یہ ان علاقوں میں ہیر و ن سب کچھ بیچی جا رہی ہے۔ سبی میں جناب اسپیکر! غریب آباد، ریلوے گراونڈ، ریلوے کالونی، لوئی روڈ اور نوشکی میں تو جناب اسپیکر! آپ نے خود دیکھا کہ ہمارے ایک نوجوان سمیع اللہ مینگل نشیات فروشوں کے ہاتھوں مارا گیا وہاں پر نشیات ہو رہی ہے۔ واٹک، ماٹکیل، باقی تربت، ہکران ہر جگہ یہ صورت حال ہے۔ جناب اسپیکر! لورالائی میں آپ اٹھا کر دیکھے۔ لورالائی تو بالکل ابھی حال ہی میں لورالائی میں بھی آل پارٹیز کا نفرنس اُسی ان نشیات فروشوں کے خلاف۔ ہرنائی میں یہ صورت حال ہے میں پرسوں گیا تھا ہرنائی میں وہاں پر بھی پورا آآل پارٹیز کا نفرنس ہوا صرف ایجنسڈ نشیات فروٹی تھی۔ اور جناب اسپیکر! لورالائی بازار میں حالت یہ ہے کہ وہاں پر دھوپی گھاٹ، ریلوے اسٹیشن کے قریب وہاں پر سر عام ہو رہی ہے۔ سیلانی چوک ہے، سینما گلی، پٹھان کوٹ روڈ، کوئٹہ روڈ، ڈی جی خان روڈ اور میختہ جو ہے ناں وہ تو گڑھ ہے نشیات فروشوں کا۔ اسی طرح جناب اسپیکر! جو ایسی صورت حال ہے کہ ہمیں ڈر رہے، کہ یہ کیا حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ آپ نوجانوں کو اپنے ثابت سرگرمیوں سے یا اپنے قومی تحریک سے وابستہ ہے اُس سے ہٹانے کیلئے یہ نشیات فروٹی ہو رہی ہے

- ابھی اتنی دیدہ دلیری - آج تک اتنی دیدہ دلیری منشیات فروشی میں نہیں ہوئی ہے جو آج گزشتہ ایک سال سے ہو رہی ہے۔ آپ کا ہر جگہ ڈی پی او موجود ہے۔ آپ کا ڈی سی صاحب موجود ہے اسٹینٹ کمشنر اور تحصیلدار موجود ہے ڈی ایس پی موجود ہے۔ ایس ایچ او موجود ہے ہر جگہ monthly وہاں بھتہ دیا جا رہا ہے۔ منشیات فروش انھیں بھتہ دے رہا ہے۔ اور آپ کو جانب اسپیکر اس وقت پاکستان میں United Nations کی جو انٹی نارکوٹیکس وہاں برائج ہے اُن کی رپورٹ کی طبق پاکستان میں اس وقت ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ لوگ جو ہے نال وہ منشیات، ہیروئن کے عادی ہو چکے ہیں ہمارے صوبے میں لاکھوں لوگ اس میں بنتا ہے اور یہ تمام کاروبار ہو رہا ہے۔ کہاں ہے انٹی نارکوٹیکس، کیا کر رہی ہے انٹی نارکوٹیکس فورس۔ کیا اُن کی زمدہ داری نہیں ہے جانب اسپیکر!۔ مثال ابھی مجھ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ خداراء اس کے خلاف حکومت، یہ آپ کا بھی مسئلہ ہے ہم سب کا مسئلہ ہے۔ ہمارے نوجوان تباہی کی جانب جا رہے ہیں تو یہ توجہ دلاو نوٹس اسلے میں نے دی ہے کہ میں حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراو۔ آپ صرف اپنے اسکیمات میں پھے ہوئے ہیں لیکن آپ کا نوجوان نسل تباہ ہو رہا ہے۔ تو میں گزارش کروں گا کہ اس میں آپ، میرے اور دوست بھی شاید کچھ بولیں اُن کو بھی آپ موقع دے دیں پھر منشیات صاحب جواب دے دیں۔

جانب اسپیکر۔ چلے آپ بولے سریاب کو موقع دے دیتے ہیں۔ احمد نواز صاحب۔

میر احمد نواز بلوچ۔ شکریہ جانب اسپیکر۔ بالکل میں اس توجہ دلاو نوٹس کی تائید کرتا ہوں اور اس سے اپنی پارٹی کی طرف سے بالکل ہمارے بلوچستان میں منشیات اور منشیات فروشی جس کو ہمارے جو متعلقہ تھانے ہیں اُن کی support حاصل ہوتی ہے۔ خصوصاً کوئی میں دیکھ لے۔ ہر محلے میں جہاں سے بھی کوئی گندہ نالہ بہتا ہے تو اس میں یہ لوگ منشیات فروشی میں سر عام مصروف ہوتے ہیں۔ بار بار تھانوں کی نوٹس میں ہم نے لائے ہیں۔ ہم نے CCPO صاحب کے نوٹس میں ہم نے لائے ہیں۔ مختلف جو ادارے ہیں نارکوٹیکس کے ہیں اُن کے نوٹس میں ہم نے لائے ہیں۔ مگر ان پر کوئی شناوائی نہیں ہے۔ ہم نے اپنے علاقوں میں اپنے مسجدوں میں بھی اپنے جہاں ہمارے اچھے اچھے بیٹھکیں ہوتی ہیں اُن میں ہمارے جو مقیم حضرات ہیں یا وہاں کے معتبرین ہیں اُن کی مجلسوں میں بھی ہم نے کہا ہے کہ ان کو کپڑ کر ہم لیجائیں گے۔ اگر تھانے کو دیتے ہیں تھانے والے نہیں لیتے ہیں۔ drug centers اُن کے لئے جو ہسپتال بنائے ہیں اُن میں اگر جو مشرقی بائی پاس پر بنا ہوا ہے اُس میں انتہائی زبردست ہے گونمنٹ کی طرف سے مگر اُس کی جو فنڈنگ ہیں۔ اُس کی فنڈنگ بہت کم ہے۔ وہاں جو اُن کاوارڈ ہے وہ بھی بہت کم ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ وہاں اُس ہسپتال کو یا اُس سینٹر کو تھوڑا اساویج کیا جائے اور

اُن کی خصوصاً جو ملازم میں ہیں وہ بہت محدود ہیں جناب اسپیکر! اُن کی ملازم میں کوئی بڑھایا جائے تاکہ ہمارے جو نشے سے عادی افراد ہیں اُن کیلئے وہاں گنجائش ہو۔ تو میں بلیدہ کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بہت بڑا جرگہ کر کے اس لعنت کو اپنے علاقے سے نکال کر چالیس یا پچاس کے لگ بھگ انہوں نے جو منشیات سے عادی افراد کو لا کر بیہاں اس سینٹر میں انہوں نے رکھا ہے۔ تو ایسے اقدامات ہر جگہ ہو۔ تاکہ اس لعنت سے ہمارا چھکارا ہو جائے۔

جناب اسپیکر۔ جی شکریہ۔ آئندہ دلاؤ نوٹس میں جو محکم ہے وہ بول سکتا ہے۔ باقی کوئی نہیں بول سکتا ہے۔ جی میں بھی اجازت نہیں دے سکتا ہوں rules کے مطابق۔ جی منسٹر صاحب۔

تجددلاؤ نوٹس۔

میرضیاء اللہ لاگو (وزیر مکملہ داخلہ)۔ **أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔** بہت ہی نوعیت کے حامل توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ جو ہم سب کیلئے ہمارے نوجوانوں کیلئے ایک عذاب مصیبت ہے۔ اس چیزوں کو ہم اس طرح سے لیں تاکہ گورنمنٹ کو guide کریں ہر چیز کو گورنمنٹ کے سرنہ تھوپیں۔ یہ منشیات فروشی میرے خیال میں جب توجہ دلاؤ نوٹس کے محکم صاحب بھی گورنمنٹ میں تھے۔ انہوں نے بھی حکومت کی ہے۔ لیکن اُن علاقوں میں کوئی خاص خاطر خواہ ایکشن نہیں لیا گیا منشیات کے خلاف۔ جناب اسپیکر!

جب سے مجھے ذمہ داری دی گئی ہے میں اس ہاؤس کے ریکارڈ میں بھی لاسکتا ہوں کہ میں نے وقتاً فوتاً اس کے خاتمے پر letters بھی لکھے ہیں۔ اور جہاں عوام نے شکایت کی ہے وہاں پر ہوا ہے۔ کارروائی بھی ہوئی ہیں۔ تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس میں ہمارے اداروں کے شایراً اپ لوگوں کے table میں بھی ہو۔ جو انہوں نے کپڑی گئی منشیات کی تفصیل دی ہوئی ہیں۔ جو پولیس نے، لیوین، ایف سی اور انٹی نار کوئی فورس نے ایکساائز نے لیے ہیں۔ تو آج جو بڑی فہرست نصر اللہ صاحب نے پیش کی یہ ہمارے لیے ظاہر ہے ایک پریشان کن بات ہے۔ میں اس ہاؤس کی طرف سے پولیس کے افسرز بھی بیٹھے ہیں۔ سب بیٹھے ہیں۔ انشاء اللہ کل سے سب کو آرڈر دیتا ہوں ایک کریک ڈاؤن ہم منشیات کے خلاف کریں گے۔ انشاء اللہ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ رخصت کی درخواستیں۔

جناب طاہر شاہ کا کوڑ (سکریٹری اسمبلی)۔ نواب محمد اسلام خان ریاستی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ سردار مسعود علی خان صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے بنا آج کی نشست سے شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ میر محمد عارف صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہے گے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ محترمہ بانو خلیل صاحبہ نے کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ صاحب قائد حزب اختلاف کی جانب سے تحریک التوانہر 1 موصول ہوئی ہیں تو اعداء انصباط کار محرب 1974ء کے قاعدہ نمبر 75A کے تحت تحریک التوانہر 1 پڑھ کر سناتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ سویڈن اور ناروے میں مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہیں اور ان میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ سراپا احتجاج ہے۔ اخباری تراشہ مسلک ہے۔ لہذا اسمبلی کا کارروائی روک کر اس اہم اور فوری عوامی نویعت کے حامل مسائل کو زیر بحث لایا جائے۔ آیا تحریک التوانہر 1 پیش کرنے کی اجازت دی جائے؟۔ تحریک کو قاعدہ نمبر 2 (75) کے تحت مطلوبہ ارکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہوگی ہے۔ لہذا ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ صاحب قائد حزب اختلاف! اپنی تحریک التوانہر 1 پیش کریں۔

تحریک التوانہر۔

ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ (قائد حزب اختلاف)۔ تحریک یہ ہے کہ سویڈن اور ناروے میں مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہیں۔ اور ان میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ سراپا احتجاج ہیں۔ اخباری تراشہ مسلک ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری عوامی نویعت کے حامل مسائل کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک ابھی پیش ہوا ہے، بحث کیلئے پھر منظور کر لیتے ہیں۔ پھر اس پر بحث کر لیں تحریک

التو نمبر ایک پیش ہوئی۔ تحریک الٹا نمبر 1 کو مورخہ 11 ستمبر 2020ء کی نشست میں بحث کیلئے منظور کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2020ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے محکمہ زراعت! بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2020ء) کو پیش کریں۔

انجینئر زمرک خان اچھزی (وزیر محکمہ زراعت و کاؤپریووز)۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ میں انجینئر زمرک خان اچھزی۔ وزیر برائے محکمہ زراعت، بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2020ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2020ء) پیش ہوا۔ لہذا اسے متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں؟۔ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

انجینئر زمرک خان اچھزی (وزیر محکمہ زراعت و کاؤپریووز)۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ ہماری جو زرعی یونیورسٹی ہے۔ یہ ابھی under construction ہے۔ مطلب بن رہی ہے ہماری یونیورسٹی۔ تو اس پر ہم یہ چاہتے ہیں۔ ہم جو قانون سازی کریں گے۔ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ پھر اس میں تفصیلی ہمارے دوست بھی اُس میں اسٹینڈنگ کمیٹی میں تفصیلی جائزہ لیں گے۔ پھر اس کو ایک کی صورت میں اسمبلی میں پیش کریں گے۔ پھر pass کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ بس کمیٹی کے حوالے کر دیا ہے۔ جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر! مجھے اگر اس اجلاس میں بلا یا جائے تو اسٹینڈنگ کمیٹی میں اگر میں ہوں تو ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر۔ special invitation پر۔ اس میں متعلقہ چیز میں کون ہے؟۔ اُن کو request کر لیں وہ بلا لے گا اس میں جو ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ زراعت و کاؤپریووز۔ ہمارے اپوزیشن کے جتنے بھی دوست بیٹھے ہیں۔ چاہے وہ ہمارے treasury benches سے ہیں کیونکہ قانون سازی بہت ایک اہم چیز ہوتی ہے اور یہ Act جو ہے اس کی بہت بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ جس طرح آج بلوچستان یونیورسٹی میڈیکل سائنسز کا جو Act میں مسئلے ہیں جو 2017ء میں پیش ہوا تھا۔ اُس میں مسئلے و مسائل پیدا ہوئے تھے۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ جتنے بھی

ہمارے دوست ہیں۔ دونوں طرف سے وہ اگر خود آنا چاہیں۔ اپنی تجاویز بنا کے۔ جب بھی meetings ہوں گی۔ میری طرف سے پوری اسمبلی میں ان کو مدعو کرتا ہوں کہ کم از کم اگر اسٹینڈنگ کمیٹی نہیں ہوں۔ تو مجھے وہ brief کر سکتے ہیں اور مجھے دے سکتے ہیں۔ میں ان کا کیس بھی آگے لے جاؤں گا۔ بہتر یہ ہو گا کہ کمیٹی میں آکے اپنی تجاویز دے دیں۔

جناب اسپیکر۔ جی شکر یہ نسٹر صاحب۔

(اس موقع پر اجلاس کی صدارت جناب قادر علی نائل چیئرمین نے کی)

جناب چیئرمین۔ جی محترمہ بشری رند اور دنیش کمار پارلیمانی سیکرٹری میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 27 پیش کریں۔ (مشترکہ قرارداد نمبر 27)

محترمہ بشری رند (مشیر برائے وزیر اعلیٰ حکمہ QDA و پارلیمانی سیکرٹری)۔ قرارداد نمبر 27 یا یوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کریں۔ کہ وہ سینیٹ و قومی اسمبلی کے معزز اراکین کی طرز پر ارکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے فیملی ممبرز کے لیے بھی آفیشل پاسپورٹ گریٹس پاسپورٹ کے اجراء کو یقینی بنائے تاکہ بیرون ملک سفر کے دوران ان کے فیملی ممبرز بھی ان کے ہمراہ جاسکیں۔

جناب چیئرمین۔ مشترکہ قرارداد نمبر 27 پیش ہوئی۔ کیا محکمین میں سے کوئی مشترکہ قرارداد نمبر 27 کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

مشیر برائے وزیر اعلیٰ حکمہ کیوں ڈی۔ اے۔ پارلیمانی سیکرٹری۔ جناب اسپیکر میں نے یہ قرارداد ڈیڑھ سال پہلے بھی پیش کی تھی، اب میں دوبارہ پیش کر رہی ہوں کیونکہ اس کو pursue نہیں کیا گیا federal کی طرف سے اور نہ وہاں سے کوئی response کیا گیا۔ تو یہ بڑا مشکل ہوتا ہے یا تو ہم سے یہ passport بھی لے لیں کیوں کہ ہم جب travel کرتے ہیں تو ہمارے پاس یہ passport ہوتے ہیں اور ہمارے بچوں کے پاس دوسرے تو بڑا مشکل ہو جاتا ہے traveling کے دوران تو یا ان کو بھی یہ passport دیا جائے بلکہ میں دیکھ رہی ہوں۔ جو senators اور MNAs ہیں۔ ان کو جو facilities ہیں۔ وہ ہمارے MPAs کو نہیں ہیں۔ ہمارے MPA کو بھی اُسی طرح life time passports دیئے جائیں جس طرح senators اور MNAs کو دیئے ہیں۔ تو same طرز کو یہاں بھی follow کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ مشترکہ قرارداد نمبر 27 پیش ہوئی۔ آیا قرارداد کو منظور کی جائے؟۔ جی جمالی صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی۔ چوہدری نثار علی خان جب interior minister وقت سے یہ pvt قدی ہماری اسمبلی سے ہو رہی ہے۔ وہ وقت گزر کیا اور آج یہ ہے، اس میں تھوڑی وضاحت کروں گا محترمہ کے ذریعے ایک وضاحت کر دیں کہ dependent children جو ہیں ان کو passport دیا جائے جو اپنے والدین پر dependent under age ہیں۔ بہت ہیں وہ خود کفیل ہیں۔ وہ ان کا اپنا ہوگا۔ بھی دینا ہوگا کہ اتنے عرصے سے کوئی کارروائی نہیں ہوئی یا خود جا کر interior minister سے ملتا ہوگا۔ یہ چوہدری نثار کے وقت سے کام شروع ہے، احسن اقبال بن گئے۔ شاہد خاقان کے ساتھ interior minister بھی لگر ہے progress نہیں ہوئی۔

میں دو منٹ صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تھا کہ پہلے بھی یہاں بھی وزیرِ حکومت روزہ پر یعنی green passport کے لیے MPA کے لیے ہوتا تھا۔ پھر ہماری اسمبلی کی طرف سے ایک نہیں دو، تین، چار قراردادیں پیش ہوئیں اور ہم نے یہی کہا کہ سب کو اُسی نظر سے دیکھا جائے جو آپ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے لیے ملتے ہو۔ کیونکہ یہ status کی بات ہوتی ہے اپنی حیثیت کی بات ہوتی ہے۔ حالانکہ صوبائی اسمبلی بہت اہمیت والی جگہ ہے۔ یہ صوبوں کو represent کرتی ہے اور ان کے نمائندگی کرتے ہیں۔ سینیٹ لتنے والی مقام ہے senators کا وہ یہاں سے بن کر جاتے ہیں۔ ہمارے vote سے بن کر جاتے ہیں تو ہم یہی چاہتے ہیں کہ وفاقی حکومت کو چاہیے تھا کہ جب پورے House کے لیے انہوں نے جو گریٹس پاسپورٹ gratis passport دینے کی منظوری دی تو اُس کے ساتھ جس طرح جمالی صاحب نے کہا کہ جو بچ depend کرتے ہیں ہم پر ہمارے ساتھ ہوتے ہیں۔ پہلے بننے تھے peoples party کے دور میں لوگ بناتے تھے لوگ دیتے تھے صوبائی اسمبلی کے لیے ایسا تھا کہ کبھی کبھی بن جاتے تھے۔ لیکن جب ان کے لیے قانون ہے تو صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کو ایک ہی نظر سے دیکھا جائیے۔ پورے پاکستان میں اس ملک میں تو یہ قرارداد بہت اہمیت کی حامل ہے، ہم سب اس کی حمایت بھی کرتے ہیں اس کو منظور بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس میں ذرا زور دینا چاہیے کیونکہ جب ہم جاتے ہیں۔ مرکز میں وہاں interior minister کو اعتماد میں لینا پڑے گا۔ ہمارے senate chiarman کو بتانا ہوگا ہمیں قومی اسمبلی کے اسپیکر سے بات کرنی ہوگی کیونکہ یہی قرارداد ہم ان سے کہیں گے کہ سینیٹ سے بھی pass کریں اور قومی اسمبلی میں بھی ان پر stand لے لیں کوئی اور لیتا ہے یا نہیں لیتا بلوچستان صوبائی اسمبلی کی یہ demand ہے اور انہوں نے یہ

قرارداد پیش کی اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ ہمارے بچوں کے لیے ہوتا kindly ہم اس پر ساتھ ملیں گے اور جائیں گے تو امید ہے کہ وہ pass کر لیں گے۔

میر یونس عزیز زہری۔ جناب چیئرمین یہ ان کا forever blue passport ان کو ملا ہے۔ تو وہی facilities ہماری بھی ہونی چاہیے parliamentarians جتنے بھی ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی۔ یہ throughout life for the Parliamentarians ہے اور

1160 کے قریب ہیں total Parliamentarians ہیں پاکستان میں 22 کروڑ کی آبادی میں گیارہ سو کچھ Parliamentarians ہیں۔ اُن کو بھی اتنا موزی طبیعت، تجویزی، عجیب کیفیت ہے تھوڑی سختی سے بات کرنا پڑے گی interior minister اعجاز شاہ کو کہنا پڑے گا۔ اعجاز شاہ بھی پرانے کھلاڑی اور گرو ہیں۔ پرویز مشرف کے دور سے وہ IB کے وہ تھے تو ان سے چیزیں منوانی پڑیں گی۔ وہاں جاؤ تو وہاں سارا دن FATF پر لڑائی ہوتی ہے وہ بھول جاتے ہیں کہ بلوچستان والوں کی ضرورت ہے یا نہیں، شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ، ایک منٹ۔ یہ ایوان کی کارروائی مکمل کر لیں۔ مشترکہ قرارداد نمبر 27 منظور ہوئی۔ جس طرح جمالی صاحب نے فرمایا کہ اسکو followup کیا جائے اور جو متعلقہ forum ہے متعلقہ وزارتیں ہیں اُن سے ملاقاتیں بھی ہو جائیں۔ ابھی ایوان کی کارروائی ہے، کوئی رکن اسمبلی تو اعدوا نصباٹ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند۔ میں بشری رند رکن اسمبلی، قواعد و انصباٹ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتی ہوں کہ قاعدہ نمبر 231 کے تحت مورخہ 12 ستمبر 2020ء کو سینیٹ کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ہال اچیمبر کو صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک پونگ اسٹیشن قرار دینے کی منظوری دی جائے۔ ہاں یاناں تحریک منظور ہوئی۔

جناب چیئرمین۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیا قاعدہ نمبر 180 کے تحت، قاعدہ نمبر 231 کے تحت مورخہ 12 ستمبر 2020ء کو سینیٹ کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ہال اچیمبر کو صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک پونگ اسٹیشن قرار دینے کی منظوری دی جاتی ہے؟ ہاں یاناں تحریک منظور ہوئی۔ لہذا مورخہ 12 ستمبر 2020ء کو سینیٹ کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ہال اچیمبر کو صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک پونگ اسٹیشن قرار دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔ اب بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 11 ستمبر 2020 بوقت سہ پہر 00:00 بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

مباحثات (8 تبر 2020ء)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

(اسمبلی کا اجلاس شام 06 جگہ 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)